بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ (پ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۱۱)

اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو

البُرۡهَان

www.KitaboSunnat.com

آپ کی جانب سے بیس تراویح کے متعلق جو دلائل دیے گئے، ہم نے ان کو رد کیا اور اپنے موقف کی تائید میں دلائل پیش کیے لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِيَهۡلِكَ مَنۡ هَلَكَ عَنۡ بَيِّنَةٍ وَ يَحۡيٰى مَنۡ حَيَّ عَنۡ بَيِّنَةٍ ۔

(سورۃ الانفال، پ۱۰، آیت ۴۲)

اور اس لیے کہ جو مرے وہ دلیل دیکھ کر مرے اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل دیکھ کر جیے۔

جمع و ترتیب: عبدالرشید انصاری، سرفراز کالونی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پ ۱، البقرہ، آیت ۱۱۱)

اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو

البرهان

آپ کی جانب سے بیس تراویح کے متعلق جو دلائل دیے گئے، ہم نے ان کو رد کیا اور اپنے موقف کی تائید میں دلائل پیش کیے لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۔ (سورۃ الانفال، پ ۱۰، آیت ۴۲)

اور اس لیے کہ جو مرے وہ دلیل دیکھ کر مرے اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل دیکھ کر جیے ۔

جمع و ترتیب: عبدالرشید انصاری، سرفراز کالونی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچوں کے ساتھ ہو جاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ________ البرہان ضخامت ________ صفحات ۸۸
جمع وترتیب ________ عبدالرشید انصاری ناشر
اوّل بار ________ سنہ ۱۹۹۰ء ہدیہ ________ روپے
تعداد ________ ۵۰۰/ کتابت ________ عبدالرؤف حضرت کیلیانوالہ
مطبع ________ عدنان جہانگیر پرنٹنگ پریس بابا فرید روڈ لاہور

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(فَتَبَيَّنُوْا پ ۲۶ سورۃ حجرات) پس تحقیق کیا کرو کے تحت بندہ نے تحقیق شروع کی۔ جب (صلوٰۃ الرسول) کا مطالعہ کیا تو مجھے سمجھ آگئی کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ (پ سورۃ توبہ آیت ۱۱۹)	اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے۔

ظاہر ہے کہ جب تک ایک دوسرے کی مدد نہ کی جائے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل ہوتا ہے لہذا ان علماء کرام نے آیت: وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ پ سورہ مائدہ) نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔" پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب پر نظر ثانی کی۔

(۱) حافظ مولانا محمد ادریس صاحب خطیب جامع اہل حدیث حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

(۲) مولانا بشیر احمد صاحب گوٹھوی مدرس دار العلوم تقویۃ الاسلام (المدرسۃ الغزنویہ) لاہور

(۳) حضرت مولانا عطاء الرحمٰن اشرف نائب مدرس جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجر و ثواب میں شریک فرمائے جنہوں نے اسکی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا خالق کائنات کا فرمان ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (پ سورہ محمد آیت) اگر تم اسکے دین کی نصرت و تائید کا کام کرو گے تو اللہ تعالےٰ بھی تم کو اپنی نصرت و تائید سے نوازے گا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (القرآن پ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	حساب زندگی پر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور کا تبصرہ۔	۵
۲	"حسابِ زندگی" پر ہفت روزہ "الاسلام" لاہور کا تبصرہ	۶
۳	آپ ان اعتراضات کا جواب دیں جو بندہ نے آپ کے اشتہار پر کیے ہیں	۷
۴	اگر زیادہ ہی شوق تھا تو علماء اہلسنت کو افہام وتفہیم کے لیے دعوت دے کر عام مسلمانوں کے سامنے زور آزمائی فرما لیتے	۸
۵	بغیر علم کے بات کرنے والے سے قیامت کے دن سوال ہوگا	۱۰
۶	مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے اگر ایک مسلمان سے غلطی ہو جائے تو دوسرا مسلمان یاد کرائے	۱۱
۷	دینی مسائل پوچھنے والے سے منہ نہ پھیرنا چاہیئے	۱۲
۸	انبیاء کے وارثوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا جواب لکھیں۔	۱۳
۹	عبدالرشید انصاری کی طرف سے اب آپ سے سوال یہ ہے	۱۵
۱۰	دلائل گیارہ رکعت تراویح مع وتر!	۱۶
۱۱	رسولِ خدا کے سامنے آٹھ تراویح	۱۷
۱۲	بلکہ تراویح کے بارے میں حنفی اہل سنت سچے ہیں۔	۱۸
۱۳	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۱۸
۱۴	رکعاتِ تراویح کی صحیح تعداد علماء احناف کی نظر میں۔	۲۰
۱۵	(۱) امام محمدؒ (۲) علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ	۲۱
۱۶	(۳) ابن ہمام حنفیؒ (۴) امام ابن نجیم حنفیؒ	۲۱
۱۷	(۵) ملا علی قاری حنفیؒ (۶) علامہ زیلعی حنفیؒ	۲۲
۱۸	(۷) احمد طحاوی حنفیؒ (۸) علامہ شامیؒ	۲۳
۱۹	(۹) سید احمد حموی حنفیؒ (۱۰) ابوالسعود حنفیؒ	۲۳
۲۰	(۱۱) مولوی محمد احسن نانوتویؒ	۲۴
۲۱	(۱۲) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ	۲۴
۲۲	(۱۳) ابوالحسن شرنبلالیؒ (۱۴) شیخ عبدالحق دہلویؒ	۲۴
۲۳	(۱۵) نفحات رشیدیؒ	۲۵
۲۴	(۱۶) مولانا عبدالحی لکھنوی حنفیؒ	۲۵
۲۵	(۱۷) مولانا انور شاہ کشمیری دیوبندیؒ	۲۶
۲۶	(۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible]	[illegible]
۲۷	(۲۰) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۸	بیس رکعات والی حدیث اور احناف	۲۸
۲۹	تراویح اور تہجد کے فرق کی بحث	۲۹
۳۰	چند مغالطات کا ازالہ	۳۴
۳۱	بیس رکعت تراویح کے دلائل کی حقیقت	۳۸
۳۲	فیصلہ کن بات	۴۱
۳۳	دوسری دلیل	۴۳
۳۴	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۴۳
۳۵	تیسری دلیل	۴۴
۳۶	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۴۴
۳۷	چوتھی دلیل	۴۵
۳۸	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۴۵
۳۹	پانچویں دلیل	۴۶
۴۰	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۴۶
۴۱	انبیاءؑ کے ذریعہ اتمام حجت	۴۷
۴۲	آپ نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے ۷۸۶	۴۸
۴۳	بزم الفاروق مجاہد آباد، مغل پورہ لاہور	۵۰
۴۴	عبدالرشید انصاری کی طرف سے چودھری محمد صدیق صاحب کو جواب	۵۱
۴۵	انبیاءؑ کے ذریعہ اتمام حجت	۵۲

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۶	تمام وہابیوں کو اطلاع عام ہے	۵۷
۴۷	کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا؟	۶۰
۴۸	بزم الفاروق مجاہد آباد مغلپورہ لاہور کی طرف سے شائع ہونے والے اشتہار سے نقل کیا گیا	۶۵

عام سوال وجواب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	ایک اہم سوال اور اس کا جواب	۶۹
۲	اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیوں نہ نکلے؟	۶۹
۳	پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تمام لوگ اس طرح کے نہیں ہوتے	۷۰
۴	ایک اعتراض اور اس کا جواب	۷۱
۵	ایک اہم سوال اور اس کا جواب	۷۷
۶	۳۱ اگست ۱۹۸۹ء سے نیا حساب شروع ہوا	۷۸
۷	دو شخص ایک دوسرے کو بُرا کہیں تو اس برا کہنے کا گناہ کس شخص پر ہوگا؟	۸۰
۸	دولت مندوں کے لیے لمحہ فکریہ	۸۲
۹	اگر مال داروں نے مدد نہ کی تو اس کے بارے میں اللہ کا فرمان	۸۳
۱۰	حقدار کا حق ادا نہ کرنیوالے کی بخشش ہے یا نہیں؟	۸۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حسابِ زندگی" پر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور کا تبصرہ

تبصرہ نگار : علیم ناصری ایم۔ اے

ناشر و مرتب : مولوی عبدالرشید انصاری ، ضخامت : ۹۲ صفحات

قیمت : بیس روپے

مولوی عبدالرشید انصاری ہماری صفوں میں ان معنوں میں معروف ہیں کہ متنازعہ مسائل کو حل کرنے کے لیے تگ و تاز میں مصروف رہتے ہیں اور اس کے لیے اتنے سرگرم ہیں کہ اپنے موقف کے حصول کے لیے عدالتوں کے دروازوں تک کو کھٹکھٹانے میں باک نہیں رکھتے۔ علمائے کرام سے مسائل کی وضاحت کرواتے رہنا بلکہ بعض حالات میں ان کے سروں پر سوار رہنا ان کا معصومانہ وطیرہ ہے۔

جب کوئی مسئلہ اُبھر کر سامنے آتا ہے تو یہ شخص اس پر تن، من، دھن کی بازی لگا دیتا ہے اور اس سلسلے میں کتابیں بھی شائع کرتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں ریاکاری نہیں بلکہ ایک مخلصانہ جنون ہے جس کی بنیاد دعوت الی الخیر پر ہے۔ تحقیقِ مسائل کے لیے اس کی کثرتِ سوال اور درآدیزی سے کبیدہ خاطر ہو کر ہمارے ایک محترم بزرگ نے یہ کہہ دیا تھا کہ اس شخص کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے؟ جب کہ اس کا کوئی کارخانہ نہیں چل رہا۔ اس بے چارے نے اس کے جواب کے لیے اپنی تمام نو دس سالہ بھاگ دوڑ کا حساب زیرِ نظر کتاب میں شائع کر دیا ہے۔ "الرسائل فی تحقیق المسائل" اس نے اپنا مکان بیچ کر شائع کی تھی جس میں رفع الیدین کے مسئلے پر ایک حنفی عالم کو عدالت تک گھسیٹا۔ "نجات المسلمین" اور "اپیل" مٹھی بھر ڈاڑھی کے سلسلے میں شائع کی۔ "ہلاکت سے بچنے کا راستہ" اوقاتِ نماز کے سلسلے میں اور "جرابوں پر مسح" حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے فتویٰ سے متعلق شائع کی گئی۔ ان تمام کتابوں پر آمد و خرچ کی تفصیل سے اس شخص کی مراد کوئی خود نمائی نہیں بلکہ محض سوال کا جواب ہے جس کی اس نے بالتفصیل وضاحت بھی کر دی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص نہ خود کتاب و سنّت سے باہر قدم نکالنے کا مرتکب ہونا چاہتا ہے اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسری جگہ اس کی خلاف ورزی پر خاموش رہ سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس کی اگر حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی تو حوصلہ شکنی کرنا بھی مناسب نہیں۔

کیونکہ وہ اپنے وسائل اور قوائے ذہنی و جسمانی کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی میں مصروف ہے اور اپنے دائرے میں مسلسل حرکت و عمل میں ہے۔ اس کے لیے جزائے خیر کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ "حسابِ زندگی" میں ہجرتِ وطن سے اب تک کی تمام تفصیل درج کر دی گئی ہے۔ حالات کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع کے مطابق جو قرآن و سنّت کی تعلیمات اس میں جمع کی گئی ہیں، وہ ہر شخص کے لیے درسِ حیات اور خود احتسابی کا تقاضا کرتی ہیں اور تعمیر سیرت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء

"حسابِ زندگی" پر ہفت روزہ "الاسلام" لاہور کا تبصرہ

تبصرہ نگار: بشیر انصاری ایم۔ اے

مرتبہ: عبدالرشید انصاری

ضخامت ۹۲ صفحات ۔ آرٹ پیپر، خوبصورت ٹائیٹل اور عمدہ طباعت

ملنے کا پتہ: عبدالرشید انصاری، سرفراز کالونی، جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ

بلاشبہ مولانا عبدالرشید صاحب انصاری ایک درویش صفت مجاہد، مخلص و متحرک کارکن ہیں۔ انھوں نے مسلکِ اہلِ حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے متعدد کتابیں شائع کر کے معترضین کو مسکت جواب دیا ہے۔ "حسابِ زندگی" میں انھوں نے اشاعتی اور مسلکی زندگی کا مکمل خاکہ پیش کر دیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے تمام کام مسلک کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر جزیل عطا فرمائے اور انھیں توفیق دے کہ وہ مسلک کی حقانیت پر کتابیں شائع کرتے رہیں۔ احبابِ جماعت اور اہلِ علم کو مولانا موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہیئے تاکہ وہ اشاعتی کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

آپ ان اعتراضات کا جواب دیں جو بندہ نے آپکے اشتہار پر کیے ہیں

محترم سید مولانا طالب حسین گردیزی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

عرض ہے کہ آپ کے علاقہ مغل پورہ سے بزم الفاروق کی طرف سے ایک اشتہار بنام "بیس تراویح اور" شائع کیا گیا۔ جس کے آخر میں آپ کا جواب بھی شائع ہوا ہے جو کہ آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔

میں نے اس کے جواب میں چند صفحات بزم کے نام مورخہ ۲۵/۵/۸۸ کو بذریعہ رجسٹری روانہ کیے لیکن بزم نے وصول نہیں کئے اور مورخہ ۷/۶/۸۸ کو رجسٹری واپس وصول ہوگئی۔

اب یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ ان اعتراضات کا جواب دیں جو میں نے آپ کے اشتہار پر کئے ہیں۔

امید ہے کہ جواب سے جلد نوازیں گے۔

جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ رجسٹری آپ کی خدمت میں روانہ ہے

فقط والسلام

عبدالرشید انصاری۔

سرفراز کالونی۔ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ ۸ ۶/۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب ناشر صاحب!

الفاروق مجاھد آباد مغل پورہ لاہور،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

۱۔ عرض ہے کہ بندہ ۸۸/۵/۱۰ کو لاہور گیا تھا۔ وہاں مدرسہ تقویۃ الاسلام میں ایک مولوی صاحب نے آپ کا اشتہار دیا۔ جب اشتہار پر غور وفکر کیا تو تحقیق کا شوق ہوا۔ جناب نے لکھا ہے

آپ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

اگر زیادہ ہی شوق تھا تو علماء اہلسنت کو افہام وتفہیم کے لئے دعوت دے کر عام مسلمانوں کے سامنے زور آزمائی فرما لیتے

۲۔ جب انسان تحقیق کرتا ہے تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ اور جب بات واضح ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ سچوں کے ساتھ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (سورۃ توبہ۔ پ)	اے ایماندارو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۳۔ تحقیق کرنے کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

فَتَبَيَّنُوْٓا (پ۔ سورۃ الحجرات)	پس تحقیق کیا کرو۔

گفتگو کرنے کا طریقہ اچھے انداز سے ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ (پ۔ النحل ۱۲۵)	اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیا کرو۔

ہاں یہ بھی خیال رہے کہ اگر کسی سے مناظرے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ نرمی اور خوش خلقی سے ہو۔ جیسے فرمانِ الٰہی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ الخ — اہل کتاب سے مناظرے مجادلے کا بہترین طریقہ ہی برتا کرو۔

(سورۃ العنکبوت۔ پارہ ۲۱۔ آیت ۴۶)

بات نرمی سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى۔ (پ۱۶ طٰہٰ آیت ۴۴) — پھر اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈرے

اگر تو نے علم کو چھوڑا اور لوگوں کی خواہشات پر عمل کیا، تو اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (پ۱۔ بقرۃ ۲) — اور اگر تو نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر اُن کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس نہ تو تیرا کوئی والی ہوگا اور نہ مددگار۔

لوگوں کو گمراہ کرنے والا اپنے گناہ بھی اٹھائے گا اور ان لوگوں کے بھی جن کو اس نے گمراہ کیا۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ (آیت ۲۵۔ النحل، پ۱۴) — یعنی تاکہ اٹھا دیں بوجھ اپنے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہوں ان لوگوں کے سے کہ گمراہ کرتے ہیں اُن کو بغیر علم کے۔ خبردار ہو، بُرا ہے جو کچھ بوجھ اٹھاتے ہیں۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا — حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا اُس نے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے بلایا طرف ہدایت کی، ہوگا اُس کیلئے اجر مثل اس شخص کے اجروں کی جس نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ باب الاعتصام بالسنۃ فصل اول۔ مشکوٰۃ ج۱

سنت کی پیروی کی، نہیں کم ہوگا اُن کے اجروں سے کچھ بھی۔ اور جس شخص نے بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اُس پر گناہ مثل اُس شخص کے گناہوں کی جس نے اُس کی پیروی کی نہیں کمی ہوگی اُن کے گناہوں سے کچھ بھی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

بغیر علم کے بات کرنے والے سے قیامت کے دن سوال ہوگا!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔ (پ۱۵۔ رکوع ۴)

اور مت پیچھے چل اُس بات کے جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ کیونکہ کان آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔

فیصلہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کے جھوٹا ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سُنی بات بغیر تحقیق کے بیان کر دے۔

جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ جو اللہ کی طرف (لوگوں) کو بلائے اور اچھے کام کرے اور کہے میں بھی مسلمانوں سے ہوں۔

(پ ۲۴، حٰم السجدة ۵، آیت ۳۳)

اَحْسَنُ قَوْلًا سے مراد قرآن اور داعی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور پھر قیامت تک ہر وہ شخص اس کے تحت آجاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت لے کر اٹھے۔

مندرجہ ذیل حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کو نصیحت کرنی اور اس کی خیر خواہی کرنی ضروری ہے۔

وَعَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ۔ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ۔ (بلوغ المرام مترجم ص ۳۰)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دین خیرخواہی کا نام ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے واسطے، اللہ کی کتاب کے حق میں، اللہ کے رسول کے حق میں مسلمانوں کے حاکم کے لئے اور سب مسلمانوں کیلئے۔

اللہ تعالیٰ کی خیرخواہی سے مراد یہ ہے کہ اس پر سچے دل سے ایمان لایا جائے اور اس کے حکم کے مطابق تمام کام انجام دیئے جائیں۔ کتاب کی خیرخواہی سے مراد یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب مانتے ہوئے اس کے مندرجات پر خلوص نیت سے عمل کریں۔ اللہ کے رسول کی خیرخواہی یہ ہے کہ انھیں اللہ کا رسول مانیں اور ان کی اطاعت کریں۔ مسلمان حاکم کی خیرخواہی یہ ہے کہ اگر وہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کام کرے تو اس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اسی طرح دوسرے مسلمانوں کی خیرخواہی یہ ہے کہ ان میں موجود نقائص کی اصلاح کی جائے اور انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔ اور جو وہ دین کے بارے میں نہ جانتے ہوں انھیں سکھایا جائے۔

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے اگر ایک مسلمان سے غلطی ہو جائے تو دوسرا مسلمان یاد کرا دے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝ (پ سورۃ الملک آیت ۱۰)

کہیں گے کاش کہ ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم آگ والوں میں نہ ہوتے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ بات کو سنے یا سمجھے۔ جس کی بات حق ہو وہ قبول کرلے اگر قبول نہ کرے گا پھر پچھتائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدٰهُمُ اللهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ (پ سورۃ الزمر آیت ۱۸)

وہ لوگ جو بات سنتے ہیں پھر وہ اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی لوگ عقل والے ہیں۔

یعنی وہ قرآن وحدیث کو دل لگا کر سنتے ہیں اور پھر عمل کے لئے اس حکم کو اختیار کرتے ہیں جو افضل ہوتا ہے، یعنی رخصت کی بجائے عزیمت کی راہ پر کاربند ہوتے ہیں۔ جنھوں نے اپنی عقلوں کو صحیح استعمال کیا، کیونکہ وہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو فکر کرتے ہیں اور اصل حقیقت کو سمجھ لیتے ہیں۔

جو لوگ ہدایت کو چھپاتے ہیں!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ ۝ (پ ع ۲)

جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں ان لوگوں پر خدا کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

دینی مسائل پوچھنے والے سے منہ نہ پھیرنا چاہیے!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ۝ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰٓی ۝ اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ۝ وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ۝ وَهُوَ یَخْشٰی ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝

(پ - سورۃ عبس)

اُس نے ترش رو ہو کر منہ پھیر لیا صرف اس لئے کہ اُس کے پاس ایک نابینا آیا۔ تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا یا نصیحت سنتا اور اُسے نصیحت فائدہ پہنچاتی جو بے پروائی کرتا ہے اُس کی طرف تو تُو پوری توجہ کرتا ہے، حالانکہ اُس کے نہ سنورنے سے تیرا کوئی نقصان نہیں، اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ ڈرتا بھی ہے تو اُس سے بے رُخی برتتا ہے (یہ ٹھیک نہیں) قرآن تو نصیحت کی چیز ہے جو چاہے اسے یاد کرلے

اگر کسی عالم دین سے مسئلہ پوچھا جائے جو علم رکھتا ہے پھر اس نے چھپایا

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب العلم ص۳)

یعنی جو مسئلہ کسی ایسے آدمی سے پوچھا گیا جو علم رکھتا تھا پھر وہ اُسے چھپا گیا تو اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

انبیاء کے وارثوں کو چاہئے کہ وہ اپنا جواب لکھیں!

آج سے چودہ سو سال قبل جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے، اُس وقت صحابہ کرامؓ کو اگر کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا تو وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرما لیتے تھے تو مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔ اب اس وقت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو موجود نہیں ہیں کہ آپ سے مسئلہ پوچھا جائے ہاں قرآن و حدیث ہمارے پاس موجود ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے

www.KitaboSunnat.com

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ

سوال کرو ذکر والوں (اہلِ علم) سے، اگر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (پ۔ سورۃ النحل ۴۳) | نہیں جانتے۔

حدیث میں آتا ہے کہ :

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ ۔ | علماء پیغمبروں کے وارث وجانشین ہیں۔

اور انبیاء کا ورثہ دینار و درہم نہیں ہیں بلکہ اُن کا ورثہ علم ہے جس کا وارث علماء کو بتایا گیا ہے۔

(کتاب العلم، مشکوٰۃ شریف۔ احمد، ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابنِ ماجہ۔ دارمی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (پ ۵ ع ۵۔ سورۃ النساء ۵۹) | اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسولؐ کی اور اپنے میں سے اختیار والوں کی۔

جیسا کہ حضرت ابنِ عباسؓ وغیرہ فرماتے ہیں اُولِی الْاَمْرِ سے مُراد سمجھ بُوجھ والے اور دین والے ہیں، یعنی علماء۔ ظاہر بات تو یہ معلوم ہوتی ہے آگے حقیقی حکم تو خدا تعالیٰ کو ہے کہ یہ لفظ عام ہیں۔ اُمراء و علماء۔ دونوں اِس سے مراد ہیں۔

قرآنِ مجید میں آیا ہے :

لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ ۔ | یعنی اِن کے علماء نے انھیں جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہ روکا۔

اور دُوسری جگہ میں ہے :

فَاسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ | حدیث و قرآن کے جاننے والوں سے پوچھ لیا کرو اگر تمھیں علم نہ ہو۔

لٰہٰذا آپ کی خدمت میں گزارش ہے۔ جناب نے مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں :

تمام وہابیوں کو اطلاع عام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

اب آپ سے سوال یہ ہے،

اب سوال یہ ہے کہ دلائل گیارہ رکعت تراویح مع وتر کی میں پانچ احادیث رجسٹری کر رہا ہوں، تاکہ آپ ان احادیث کی وضاحت کریں آپ یا آپ کے ہم خیال۔ اور ہر حدیث کی وضاحت علیحدہ علیحدہ کریں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو

سوال نمبر ۱: جناب نے اپنے اشتہار میں پانچ نمبر لگائے ہیں۔ ہم نے ہر نمبر کا جواب لکھا ہے۔ مہربانی کر کے آپ نے حضرت عثمانؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے، اس کی سند اگر ہے تو پیش کریں۔

۲: آپ نے حضرت علیؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے اس کی سند اگر آپ کے پاس ہے تو پیش کریں۔

۳: آپ نے حضرت عمرؓ کے متعلق تحریر کیا ہے کہ انھوں نے رمضان کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح ادا کرنے کا حکم دیا ہے مگر اس کا حوالہ پیش نہیں کیا۔ اس کا حوالہ مع سند پیش کریں۔ تاکہ اس کی تحقیق کی جا سکے۔

۴: شیخ الاسلام امام ابن حجرؒ کا جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے اس کا صفحہ نمبر آپ نے نہیں لکھا اس کی فوٹو کاپی روانہ فرمادیں۔

۵: جناب نے اپنے اشتہار میں ۸۷، لکھا ہے اس کا ثبوت پیش کریں۔

جو باتیں ہم نے آپ سے پوچھی ہیں مہربانی کر کے وہی جواب دیں جس کا ہم نے مطالبہ کیا ہے۔ اسی لئے ہم نے آپ کا اشتہار بڑے سے چھوٹا کروا کر آپ کو رجسٹری کر دیا ہے تاکہ آپ کو اپنی باتیں یاد رہیں۔

مسودہ ہذا ۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ جواب کے لئے لفافہ حاضر خدمت ہے۔ جواب جلدی دیں تاکہ مزید تحقیق کی جا سکے۔

فقط:

عبدالرشید انصاری،

سرفراز کالونی۔ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ

۲۵/۵/۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل گیارہ رکعت تراویح مع وتر!

۱۔ بخاری ومسلم میں ہے:

كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) رات کو نماز گیارہ رکعت پڑھتے تھے، وتر کرتے تھے ساتھ ایک رکعت کے

۲۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کا غالب معمول بیان فرماتی ہیں:

قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا۔

(صحیح بخاری۔ باب صلوٰۃ اللیل)

آپؓ فرماتی ہیں کہ رمضان ہوتا یا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رات کی نماز علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) آپ چار رکعت پڑھتے اُن کی خوبی اور درازی تو تم دریافت ہی نہ کرو۔ پھر آپ چار رکعت پڑھتے پس اُن کی خوبی اور درازی سے (بھی) کچھ نہ پوچھو۔ پھر (اخیر میں) آپ تین رکعت (وتر) پڑھتے۔

۳۔ حضرت مسروقؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسولِ خدا کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا:

فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(بخاری)

تو جناب صدیقہؓ نے فرمایا۔ کبھی سات رکعتیں، کبھی نو، اور کبھی گیارہ رکعتیں (مع وتر پڑھتے)۔

۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ فَلَمَّا كَانَتِ الْقَابِلَةُ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمْ

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو رمضان کے مہینے میں (تراویح کی نماز) آٹھ رکعت پڑھائیں۔ اِس کے بعد وتر پڑھا۔ دوسرے روز جب رات ہوئی تو ہم لوگ پھر مسجد میں جمع ہو گئے۔ اُمید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلیں گے اور نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَزَلَ فِيهِ حَتّٰى اَصْبَحْنَا ثُمَّ دَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِجْتَمَعْنَا الْبَارِحَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا اَنْ تُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ رواه ابن حبان وابن خزيمة فی صحيحهما والطبرانی فی الصغير ومحمد بن نصر المروزی فی قيام الليل ص۹۔

بڑھا لیں گے مگر آپ نہ نکلے۔ ہم صبح تک مسجد میں رہ گئے پھر رسول اللہ کی خدمت میں ہم لوگ گئے اور یہ بات بیان کی تو فرمایا کہ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ ہو جائے (اس لئے میں گھر سے نہیں نکلا)۔

رسولِ خدا کے سامنے آٹھ تراویح

۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ جَاءَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ فِي اللَّيْلَةِ شَيْءٌ يَعْنِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا اُبَيُّ قَالَ نِسْوَةٌ دَارِيْ قُلْنَ اِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ نُصَلِّيْ خَلْفَكَ بِصَلٰوتِكَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَكَانَ شِبْهَ الرِّضَا۔

(کتاب قیام اللیل امام مروزی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان میں حضرت اُبی بن کعبؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضورؐ! رات کو ایک بات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ اے اُبی! انھوں نے کہا۔ حضورؐ! میرے گھر کی عورتیں کہنے لگیں، ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں اس لئے ہم تمہارے پیچھے نماز (تراویح) پڑھیں گی (اور قرآن سنیں گی)۔ تو میں نے انھیں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھا دیئے۔ پس آپ نے یہ سُن کر سکوت فرمایا۔ گو یا سکوت سے (اس بات کو پسند کیا۔ (صلوٰۃ الرسولؐ)

مذکورہ احادیث کی وضاحت کریں آپ یا آپ کے ہم خیال۔ اور ہر حدیث کی وضاحت علیحدہ علیحدہ کریں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اشتہار میں یہ عبارت مندرجہ ذیل ہے:

بیس تراویح کے بارے میں حنفی اہلسنت سچے ہیں!

بیس رکعات تراویح کے مختصر دلائل ملاحظہ ہوں

۱۔ بیس تراویح عہدِ نبوی میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً۔ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی فی الکبیر وعند البیہقی وعبد بن حمید والبغوی۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

ورواہ البیہقی فی غیر جماعۃ ۔ جلد۲ ص۴۹۶۔

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

جواب

فتح الباری جلد۴ باب فضل من قام فی رمضان ص۲۵۴ میں لکھا ہے:

وَاَمَّا مَارَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ فَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔

بہرحال جو ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے، اسکی سند ضعیف ہے۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

وَقَدْ عَارَضَہٗ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ ھٰذَا الَّذِیْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مَعَ کَوْنِھَا اَعْلَمَ بِحَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلًا مِنْ غَیْرِھَا۔

اور ضعیف ہونے کے علاوہ یہ حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کے خلاف ہے، جو صحیحین میں ہے صحیحین میں ہے کہ آپ رمضان، غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی حالت دوسروں سے زیادہ جانتی تھیں۔ واللہ اعلم۔

علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر جلد ۱ ص۳۳ میں اور زیلعی نے نصب الرایہ جلد ۱ ص۱۵۳ میں اسی طرح لکھا ہے کہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ ضعیف ہے۔ نیز لکھا ہے کہ یہ عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث عائشہؓ کی بخاری والی حدیث کے خلاف ہے۔

اور حافظ ابن حجر تقریب التہذیب ص۲۳ و ص۲۵ میں ابو شیبہ بن عثمان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ بِالْمُوَحَّدَةِ أَبُوشَيْبَةَ الْكُوفِيُّ قَاضِيْ وَاسِطَ مَعْرُوْفٌ بِكُنْيَتِهِ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسِتِّيْنَ۔

یعنی ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ متروک الحدیث ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ابوالحسناء ہے جس کے متعلق مولانا عبدالحی لکھنوی کے شاگرد شوق نیموی "آثار سنن" میں لکھتے ہیں: لَا یُعْرَفُ (اس کا حال معلوم نہیں)۔ اور تقریب میں لکھا ہے کہ مجہول ہے۔ اور بیہقی نے حضرت علیؓ کا ایک اور اثر روایت کیا ہے۔ اس میں حماد بن شعیب ہے جو سخت ضعیف ہے۔

شوق نیموی بحوالہ میزان الاعتدال لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَقَالَ يَحْيٰى مَرَّةً لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيْهِ نَظَرٌ وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيْفٌ وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ أَكْثَرُ حَدِيْثِهِ مِمَّا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ۔

یعنی یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف کہا ہے اور ایک مرتبہ یحییٰ نے کہا اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں اور بخاریؒ نے کہا اس میں نظر ہے اور نسائیؒ نے کہا ضعیف ہے اور ابن عدیؒ نے کہا اس کی اکثر حدیث میں متابعت نہیں کی جاتی۔

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن الہمام تحریر کرتے ہیں:

إِذَا قَالَ الْبُخَارِيُّ لِلرَّجُلِ فِيْهِ نَظَرٌ

یعنی جب امام بخاریؒ راوی کے حق میں فیہ نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَحَدِیْثُہٗ لَا یُحْتَجُّ بِہٖ وَلَا یُسْتَشْهَدُ بِہٖ وَ لَا یَصْلُحُ لِلْاِعْتِبَارِ۔ (فتاوی اہلحدیث)

یعنی ایسے راوی کی حدیث سے نہ استدلال کیا جا سکتا ہے نہ دوسری روایت کی شاہد ہو سکتی ہے نہ وہ متابعت کا کام دے سکتی ہے۔

رکعاتِ تراویح کی صحیح تعداد علمائے احناف کی نظر میں

۱۔ امام محمدؒ

امام محمدؒ، امام ابو حنیفہؒ کے ارشد تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ حنفی مذہب کا زیادہ تر دارومدار امام محمدؒ کی تصانیف پر ہے۔ اور ان تصانیف سے "موطأ امام محمدؒ" کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ امام محمدؒ نے اسی موطا میں ایک عنوان قائم کیا ہے، بَابُ قِیَامِ شَھْرِ رَمَضَانَ ص۱۳۸۔ اس پر مولانا عبدالحی حنفی نے لکھا ہے وَیُسَمّٰی التَّرَاوِیْحُ یعنی قیام شہر رمضان کو تراویح کہتے ہیں۔ وَکَذَا فِیْ نَصْبِ الرَّایَۃِ ج ۲ ص ۱۵۲ وَشَرْحِ مُسْلِمٍ ج ۱ ص ۲۵۹ وَتَنْوِیْرِ الْحَوَالِكِ ج ۱ ص ۱۳۵ وَالتَّعْلِیْقِ الصَّبِیْحِ ج ۲ ص ۱۰۴ وغیرہ۔

تراویح کی تعداد رکعات بیان کرنے کے لئے امام محمدؒ نے حضرت عائشہؓ کی مذکورہ مشہور حدیث ذکر کی ہے۔

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے" ص۱۳۸ اور ص۱۳۱ پر لکھتے ہیں۔ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ۔ یعنی "ان حدیثوں پر ہمارا عمل و اعتقاد ہے" اور بیس رکعات تراویح کا بالکل ذکر ہی نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر اور واضح ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک تراویح گیارہ رکعات مع وتر ہی سنتِ نبویؐ ہے۔ وَبِھٰذَا کُلِّہٖ نَاْخُذُ سے مترشح ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک بھی یہی ہے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ سے بیس رکعت تراویح صحیح سند سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

۲۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

قَالَ

قُلْتُ لَمْ یُبَیِّنْ فِی الرِّوَایَاتِ الْمَذْکُوْرَۃِ عَدَدُ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ صَلَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْكَ اللَّیَالِیْ قُلْتُ رَوٰی

یعنی "اگر تو سوال کرے کہ (بخاری) کی ان روایتوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز تراویح پڑھانے کا ذکر ہے، رکعتوں کی تعداد بیان نہیں کی گئی تو اس کے جواب میں میں کہوں گا کہ صحیح ابن خزیمہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنُ خُزَیمَۃَ وَابنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِیثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ

(عمدۃ القاری، شرح بخاری۔ ج ۷ ص ۱۷۷ طبع منیریہ)

صحیح ابن حبانؒ نے حضرت جابرؓ کی حدیث روایت کی ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان تین راتوں میں) ہم (صحابہ کرامؓ) کو آٹھ رکعتیں پڑھائی تھیں۔ اور وتر۔

۳۔ ابن ہمام حنفیؒ

ابن ہمام، فتح القدیر شرح الہدایہ ص ۳۳۴ ج ۱ طبع مصر ج ۱ ص ۴۰۹ طبع نول کشور پر لکھتے ہیں:

اِنَّ قِیَامَ رَمَضَانَ سُنَّۃٌ اِحْدٰی عَشَرَ رَکْعَۃً بِالْوِتْرِ فِی جَمَاعَۃٍ فَعَلَہُ عَلَیْہِ السَّلَام (اَیْضًا مِسْکُ الْخِتَام)۔

یعنی "قیام رمضان (تراویح) گیارہ رکعت مع وتر سنت ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ ادا کیا"۔

وَفِی فَتْحِ الْقَدِیرِ اَنَّ الثَّمَانِیَۃَ مِنْہَا سُنَّۃٌ مُؤَکَّدَۃٌ وَمَا بَقِیَ مُسْتَحَبٌّ۔

(حاشیہ فیض الباری ص ۴۲۰ ج ۲، انور شاہ کشمیریؒ)

یعنی "آٹھ رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے اور باقی مستحب ہے۔

فتح القدیر ص ۱۹۸ ج ۱ پر لکھتے ہیں:

وَظَاهِرُ کَلَامِ الْمَشَائِخِ اَنَّ السُّنَّۃَ عِشْرُوْنَ وَمُقْتَضَی الدَّلِیلِ مَا قُلْنَا (ایضاً مرقاۃ ج ۱ ص ۱۹۵۔ قدیم طبع)۔

"ہمارے مشائخ کے ظاہر کلام سے بیس رکعت سنت معلوم ہوتی ہے لیکن دلیل کے لحاظ سے گیارہ رکعت مع وتر ہی صحیح ہے"۔

۴۔ امام ابن نجیم حنفیؒ

ابن نجیم حنفیؒ، بحر الرائق ج ۲ ص ۶۶ پر لکھتے ہیں۔ (ایک طبع میں ۶۶ ہے):

وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ بِالْوِتْرِ کَمَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیحَیْنِ مِنْ حَدِیثِ عَائِشَۃَ فَیَکُونُ الْمَسْنُونُ عَلٰی اُصُولِ مَشَائِخِنَا

"ہمارے مشائخ کے اصول کے مطابق آٹھ رکعت تراویح سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مع وتر گیارہ رکعت تراویح ثابت ہے جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَمَانِيَةً مِنْهَا، وَالْمُسْتَحَبُّ اثْنَتَا عَشْرَةَ۔ (وایضاً مسک الختام ج۔ ص)

صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور باقی ۱۲ رکعتیں مستحب ہیں

۵۔ ملا علی قاری حنفیؒ

ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں:

إِنَّ التَّرَاوِيحَ فِي الْأَصْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَعَلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ج ۱ ص بحوالہ مرقاۃ)

یعنی "تراویح درحقیقت گیارہ رکعت (سنت) ہے، جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی ہے۔"

فَإِنَّهُ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ آپ نے صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعت تراویح پڑھائی تھیں اور وتر۔"

وَفِي صَحِيحَيِ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ حِبَّانَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ۔ (مرقاۃ المفاتیح ص ج ۲)

صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات (تراویح) پڑھائی تھیں اور وتر۔

۶۔ علامہ زیلعی حنفیؒ

علامہ زیلعی حنفیؒ بیس رکعت والی حدیث کو ضعیف قرار دے کر لکھتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّهُ مُخَالِفٌ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ (نصب الرایہ ج ۲ ص ۱۵۳)

یعنی "بیس رکعت والی حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے! اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔"

نیز لکھتے ہیں:

وَعِنْدَ ابْنِ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ عَنْ

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ وَ اَوْتَرَ۔ (نصب الرایہ، ج ۲ ص۱۵۲)

میں صحابہ کرام کو آٹھ رکعات پڑھائیں اور وتر۔

۷۔ احمد طحاوی حنفیؒ

طحاویؒ لکھتے ہیں:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّهَا عِشْرِيْنَ بَلْ ثَمَانِيًا۔ (طحطاوی، حاشیہ در مختار ج ۱ ص۲۹۵)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعات تراویح نہیں پڑھیں بلکہ آٹھ رکعات پڑھی ہیں"

وہم در طحاوی بعد نقل کلام فتح القدیر مثل کلام بحر الرائق گفتہ۔ یعنی:

فَاِذًا يَكُوْنُ الْمَسْنُوْنُ عَلٰى اُصُوْلِ مَشَائِخِنَا ثَمَانِيَةً وَالْمُسْتَحَبُّ اِثْنَا عَشَرَ۔

(مسک الختام ص۲۹۵ ج ۱)

۸۔ علامہ شامیؒ

اِنَّ مُقْتَضَى الدَّلِيْلِ كَوْنُ الْمَسْنُوْنِ مِنْهَا ثَمَانِيَةً وَالْبَاقِيْ مُسْتَحَبًّا۔ (رد المختار شامی ج ۱ ص۴۹۵)

یعنی "دلیل کے لحاظ سے آٹھ رکعات تراویح سنت ہے اور باقی مستحب ہیں۔

۹۔ سید احمد حموی حنفیؒ

احمد حموی حاشیۃ الاشباہ میں لکھتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّهَا عِشْرِيْنَ بَلْ ثَمَانِيًا۔ (ص۹۰)

"بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعت نہیں پڑھی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے۔"

۱۰۔ ابو السعود حنفیؒ

ابو السعود حنفیؒ شرح کنز ص ۲۶۵ پر لکھتے ہیں:

لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّهَا عِشْرِيْنَ بَلْ ثَمَانِيًا

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعت نہیں پڑھی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ مولوی محمد احسن نانوتوی

حاشیہ کنز الدقائق صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں:

لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّہَا عِشْرِیْنَ بَلْ ثَمَانِیًا۔

"اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت نہیں پڑھی بلکہ آٹھ رکعت پڑھی ہے"

۱۲۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ

صفحہ ۲۵۱ جلد اول میں ہے کہ:

وَکَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ۔

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعات (تراویح) پڑھاتے تھے"

۱۳۔ ابوالحسن شرنبلالی

لکھتے ہیں:

ثَبَتَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِالْجَمَاعَۃِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بِالْوِتْرِ۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ ۲۴۷)

ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ گیارہ رکعت مع وتر (تراویح) پڑھائی تھیں۔

فتاوی شرنبلالیہ میں ہے:

اَلَّذِیْ فَعَلَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِالْجَمَاعَۃِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بِالْوِتْرِ وَمَا رُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ عِشْرِیْنَ سِوَی الْوِتْرِ ضَعِیْفٌ۔

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف گیارہ رکعت مع وتر با لجماعت پڑھائی ہیں اور بیس کی روایت ضعیف ہے" (صحیح نہیں ہے)۔

۱۴۔ شیخ عبدالحق دہلوی

وَالصَّحِیْحُ مَا رَوَتْہُ عَائِشَۃُ رض اَنَّہٗ صَلّٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً کَمَا ھُوَ عَادَتُہٗ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ (ما ثبت بالسنۃ صفحہ ۲۱۷)

یعنی "صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت (تراویح) پڑھی ہے، جیسا کہ رات کے قیام میں آپؐ کی عادت شریفہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دتحقیق آنست کہ صلوٰۃ آنحضرت در رمضان ہماں نماز معتاد او بود یازدہ رکعت کہ دائم در تہجد می گزارد، چنانکہ معلوم گردد۔ (مدارج النبوۃ ص۲۵ ج۱)

"یعنی صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تراویح) گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے جو کہ تہجد میں ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔"

۱۵۔ نفحات رشیدی

"زیرا کہ ثابت نشدہ است از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیفزود بر یازدہ رکعت باوتر چیزی نہ در رمضان ونہ در غیر آں۔ (مسک الختام ج۱ ص۲۸۹)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے گیارہ رکعت سے زیادہ (تراویح) نہیں پڑھی ہیں وتر کے ساتھ۔ نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔"

۱۶۔ مولانا عبدالحی لکھنوی حنفیؒ

وَ اَمَّا الْعَدَدُ فَرَوَی ابْنُ حِبَّانَ وَغَیْرُہٗ اَنَّہٗ صَلّٰی بِھِمْ فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ وَّثَلَاثَ رَکْعَاتٍ وِتْرًا۔ (عمدۃ الرعایۃ ج۱ ص۲۰۷)

یعنی "تراویح کی تعداد کے بارے میں امام ابن حبان اور اس کے غیر نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین راتوں میں صحابہ کرامؓ کو آٹھ رکعت اور تین وتر (نماز تراویح) پڑھائی تھی۔"

اور تعلیق ممجد ص۱۳۸ میں اس حدیث کو وَھٰذَا اَصَحُّ "یہ حدیث صحیح ترین ہے" کہا ہے۔

وَالْحَاصِلُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ اَنَّھَا کَمْ کَانَتْ فَاَجَبْتُ بِاَنَّھَا ثَمَانُ رَکْعَاتٍ بِحَدِیْثِ جَابِرٍ۔ (تحفۃ الاخیار ص۲۸ طبع لکھنؤ)

سُئِلْتُ فِیْ سَنَۃِ ۱۲۸۶ھ اَلسَّتِّ وَالثَّمَانِیْنَ بَعْدَ اَلْفٍ وَّمِائَتَیْنِ مِنَ الْھِجْرَۃِ عَمَّنْ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ اقْتِدَاءً بِمَا رَوَی ابْنُ حِبَّانَ وَغَیْرُہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَلّٰی فِی اللَّیَالِی الثَّلَاثِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ مَعَ الْوِتْرِ ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ ھَلْ یَکُوْنُ تَارِکًا لِلسُّنَّۃِ، فَاَجَبْتُ بِجَوَابٍ مَا مُحَصَّلُہٗ اِنَّ جُمْھُوْرَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاُصُوْلِیِّیْنَ یَعْرِفُوْنَ السُّنَّةَ بِمَا وَاظَبَ عَلَیْهِ الرَّسُوْلُ فَحَسْبُ تَعَلّٰی هٰذَا التَّعْرِیْفِ یَکُوْنُ السُّنَّةُ هُوَ ذٰلِكَ الْقَدْرُ الْمَذْکُوْرُ۔ (حاشیہ ہدایہ ج۱ ص۱۵۱ قرآن محل کراچی)

خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تراویح گیارہ رکعت مع وتر ہے اور بس کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو رمضان کی تین راتوں میں گیارہ رکعت تراویح مع وتر پڑھائی تھی۔"

۱۷۔ مولینا انورشاہ کشمیری دیوبندی

مَنَاصَ مِنْ تَسْلِیْمِ اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَتْ ثَمَانِیَةَ رَکْعَاتٍ وَلَمْ یَثْبُتْ فِیْ رِوَایَةٍ مِنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَیْحِدَةً فِیْ رَمَضَانَ

(العرف الشذی ص۳۰۹ بعض میں ص۳۲۹)

یعنی "یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات تھی۔ اور قطعاً کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ نے تراویح اور تہجد کو رمضان میں علیحدہ علیحدہ پڑھا ہو۔"

فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانُ رَکْعَاتٍ وَاَمَّا عِشْرُوْنَ فَهُوَ عَنْهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ وَعَلٰی ضُعْفِهٖ اِتِّفَاقٌ۔

(العرف الشذی ص۳۰۹ بعض طبع میں ص۳۲۹ ہے)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت تراویح صحیح ہیں۔ اور بیس رکعت والی حدیث ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔"

ثُمَّ اِنَّ التَّرَاوِیْحَ لَمْ یَثْبُتْ مَرْفُوْعًا اَزْیَدَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً۔

(فیض الباری ج۱ ص۴۲۰)

اِذَا التَّرَاوِیْحُ الَّتِیْ صَلَّاهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ بِهِمْ کَانَتْ اِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً کَمَا عِنْدَ ابْنِ خُزَیْمَةَ وَمُحَمَّدٍ

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو رمضان میں گیارہ رکعت تراویح پڑھائی تھیں جیسا ابن خزیمہ، ابن نصر، ابن حبان نے حضرت جابرؓ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن نصر و ابن حبان عن جابر ثمان رکعات و اوتر۔ (کشف الستر صفحہ ۲)

روایت کیا ہے ۔ آٹھ رکعت اور وتر۔

۱۸۔ مولانا احمد علیؒ

مولانا احمد علی سہارنپوری لکھتے ہیں :

ان قیام رمضان سنة احدی عشرة رکعة بالوتر فی جماعة فعله علیه السلام۔ (حاشیہ بخاری ج ۱ صفحہ ۱۵۴)

یعنی "قیام رمضان (تراویح) گیارہ رکعت مع وتر سنّت ہے ۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ ادا کیا ہے"۔

عین الہدایہ صفحہ ۵۶۲ پر ہے " تراویح صحیح حدیث سے مع وتر کے گیارہ رکعت ہی ثابت ہیں ۔

والذی فعله النبی صلی اللہ علیه وسلم بالجماعة احدی عشرة رکعة بالوتر۔ (امداد الفتاوی ، مفاتیح الاسرار التراویح صفحہ)

۱۹۔ رشید احمد گنگوہیؒ

رشید احمد گنگوہیؒ رسالہ "الحق الصریح" میں لکھتے ہیں :

"گیارہ رکعت تراویح مع وتر سرور عالم سے ثابت و مؤکد ہے"۔

۲۰۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

از فعل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یازدہ رکعت ثابت شدہ است ۔ (مصفیٰ شرح موطا فارسی مع مسوی صفحہ ۱۷۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تراویح گیارہ رکعت ثابت ہے"۔

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام !

معزز قارئین ! آپ آٹھ رکعت تراویح کے بارے میں علماء حنفیہ کے ارشادات پڑھ آئے ہیں ۔ اب بیس رکعت تراویح کے بارے میں بھی علمائے امت خاص کر علماء احناف کے فیصلے پڑھیے ۔ پھر الانصاف اعدل الاوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے سوچیے کہ فعل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے افعال میں کہاں تک تطابقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موافقت ہے۔ بیس رکعت تراویح کے متعلق جو حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی جاتی ہے اس کی سند کا مرکزی راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ہے جو بالاتفاق ضعیف اور غیر معتبر ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، امام یحییٰ بن معین، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوحاتم، امام جوزجانی، امام دولابی، امام صالح جزرہ، امام ابوعلی نیشاپوری، امام احوص غلابی، امام شعبہ، امام ابن سعد، امام دارقطنی، امام عبداللہ بن مبارک، امام ذہبی، امام نووی، امام ابن حجر ہیثمی، امام بیہقی، امام ابن عبدالبر، امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن عدی وغیرہم نے ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کو ضعیف کہا ہے اور مجروح جھوٹا اور غیر معتبر قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ج ص ۱۴۴۔ نووی شرح مسلم ص۔ الفتاوٰے الکبریٰ لابن حجر الہیثمی ص۱۹۵ ج ۱۔ سبل السلام ج ۱ ص۔ نیز حافظ ابن حجر نے الدرایہ ص۲۰۳ فتح الباری ص۱۵۸۔ علامہ سیوطیؒ نے تنویر الحوالک ص ج ۱، علامہ زرقانی نے زرقانی شرح موطا ج ۱ ص۲۳۔ علامہ زرکشی اور علامہ امیر یمانی نے سبل السلام ص ج ۲، علامہ شوکانی نے نیل الاوطار ج ۳ ص ۵۸ میں اس حدیث کو ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

بیس رکعات والی حدیث اور احناف

ابن ہمام حنفی فتح القدیر ج ۱ ص۱۹۱۔ علامہ عینی عمدۃ القاری ج ۱۱ ص۱۲۸۔ امام زیلعی حنفی نصب الرایہ ج ۲ ص۱۵۳ ملا علی قاری حنفی مرقات ص ج ۲، علامہ عبدالحی التعلیق الممجد ص۔ مولانا انور شاہ کشمیریؒ العرف الشذی ص۳۰۹ ابوالطیب محمد بن عبدالقادر سندی حنفی شرح ترمذی ص ج ۱۔ مولوی محمد زکریا اوجز المسالک ص۳۹۰ ج ۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنۃ ص۱۳۲۔ علامہ محمد طاہر حنفیؒ مجمع البحار ص ج ۲۔ مولوی احمد علی سہارنپوری حنفیؒ حاشیہ بخاری ج ۱ ص۱۵۱۔ شیخ محمد تھانوی حنفیؒ حاشیہ نسائی مجتبائی ج ۱ ص۲۲۸۔ مفتی عزیز الرحمٰن مفتی دارالعلوم دیوبند ص۲۲۲ ج ۲، میں بیس رکعت والی حدیث کو ضعیف اور ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔

حقیقت چونکہ بیس رکعت تراویح کسی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ ہی حضرت عمرؓ کے قول و فعل سے۔ لہٰذا ابوبکر محمد بن الولید الطرطوسی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ مَالِكٌ وَالَّذِي آخُذُ بِهٖ فِي نَفْسِيْ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي جَمَعَ عُمَرُ عَلَيْهِ النَّاسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ وَهِيَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ تراویح کے بارے میں اپنے لئے اسی چیز کو اختیار کرتا ہوں جس پر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا تھا یعنی گیارہ رکعت مع وتر۔ اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (تراویح) تھی۔"

(کتاب الحوادث والبدع ص۱۴۰ وعمدۃ القاری ص۱۲۷ ج۳ "بسیر")

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تراویح اور تہجدؔ کے فرق کی بحث

آٹھ رکعت تراویح کے ثبوت میں صحیح بخاری شریف کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پیش کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت (مع وتر) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث سے تمام حنفی اور غیر حنفی علماء محققین نے یہی سمجھا ہے کہ آپ تراویح کی نماز گیارہ رکعت ہی پڑھتے تھے۔ (اس کے کچھ حوالے گزر چکے ہیں، کچھ آئندہ آئیں گے) مگر آج کل کے بعض حنفی دوستوں نے ایک نئی نکتہ آفرینی کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ تراویح خاص رمضان کی نماز ہے اور حدیثِ عائشہؓ میں اس نماز کا ذکر ہے جو غیر رمضان میں بھی پڑھی جاتی تھی۔ اس لیے اس کا تعلق تراویح سے نہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ایک سوال کے جواب میں ہے۔ ابو سلمہؒ (تابعی) نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا تھا، كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ (یعنی رمضان شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیا تھی؟) سائل نے خاص رمضان کی بابت سوال کیا تھا، اور ہمارے یہ حنفی دوست بھی مانتے ہیں کہ تراویح خاص رمضان کی نماز ہے۔ تو گویا بالفاظِ دیگر سائل نے "تراویح" کی بابت پوچھا تھا۔

اب دو ہی صورتیں ہیں، یا تو یہ کہیے کہ حضرت عائشہؓ کا جواب سوال کے مطابق نہیں ہے، سائل نے تراویح کا حال دریافت کیا تھا اور جناب صدیقہؓ نے اسے تہجد کا حال بتایا، تہجد کے ساتھ تراویح کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگاؤ نہیں، یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں۔

یا یہ کہیے کہ نہیں جناب صدیقہ رض کا جواب سوال کے مطابق ہے، مع ائی دہ زائدہ یعنی سائل نے اگرچہ صرف رمضان کی راتوں کی نماز (تراویح) کی بابت سوال کیا تھا مگر حضرت عائشہ رض نے اس کو رمضان کی راتوں اور غیر رمضان کی راتوں (تراویح اور تہجد) دونوں کی نماز کا حال بتادیا۔ کیونکہ تراویح اور تہجد دونوں بے لگاؤ نہیں بلکہ وہی نماز جو غیر رمضان میں تہجد کہی جاتی ہے۔ اسی کا نام رمضان میں تراویح ہے۔

کوئی ضد اور عناد میں پہلی صورت اختیار کرے تو کرے مگر کوئی انصاف پسند آدمی اس کو گوارا نہیں کر سکتا اور جناب صدیقہ رض جیسی صاحب فضل و کمال شخصیت کے متعلق وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان کا کلام سوال از آسمان اور جواب از ریسمان کا مصداق ہوگا۔ لہٰذا یہاں دوسری صورت متعین ہے تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت عائشہ رض کی حدیث کا تعلق تراویح سے ہے۔ اور جب تراویح سے حدیث عائشہ رض کا تعلق ثابت ہوگیا تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ تراویح کی تعداد گیارہ رکعت ہے۔ اور اسی تعداد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ عمل رہا ہے۔

آئیے! اس معاملہ پر ایک اور پہلو سے غور کیجیے۔ یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی بڑی فضیلت بیان فرمایا کرتے تھے اور اس کی خوب ترغیب دیا کرتے تھے، اور حدیث عائشہ رض سے یہ بات متعین ہے کہ غیر رمضان کی طرح رمضان کی راتوں میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں ہی پڑھتے تھے اب اگر یہ کہا جائے کہ یہ تہجد کی نماز تھی۔ تراویح کی نماز نہ تھی تو اس کے صاف معنی یہ ہوں گے کہ آپ تراویح کی نماز پڑھتے ہی نہ تھے۔ بالفاظ دیگر آپ جس چیز کی لوگوں کو ترغیب دیتے تھے، نعوذ باللہ اس پر خود عمل پیرا نہ تھے، ورنہ پھر یہ کہیے کہ آپ تو دونوں نمازیں الگ الگ پڑھتے تھے۔ لیکن حضرت عائشہ رض نے پوچھے جانے کے باوجود نہ صرف یہ کہ ایک نماز کو پورے طور پر چھپالیا اور اس کے متعلق کچھ نہ بتایا بلکہ یہ کہہ کر اس کی نفی کردی کہ آپ گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھتے ہی نہ تھے۔

یاد رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تہجد یا تراویح کی نماز کا نام لے کر سوال نہیں کیا گیا تھا بلکہ مطلق رمضان کی راتوں کی نماز کے متعلق سوال تھا۔ اس لیے اگر حضور کی نمازیں دو تھیں تو حضرت عائشہ رض کا بیان خلاف واقعہ ہوگا، کیونکہ انھوں نے ایک ہی نماز بیان کی ہے اور دوسری کی نفی کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدارا غور کیجئے کہ کیا کوئی مسلمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اس طرح کی بدگمانی کا تصور بھی کر سکتا ہے ؟ یا حضورؐ کے بارے میں یہ سوچ بھی سکتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ جس چیز کی دوسروں کو ترغیب دیتے تھے اس پر عمل نہ کرتے تھے ؟

درحقیقت یہ خرابی اس لئے لازم آرہی ہے کہ زمانہ رمضان کی تہجد اور تراویح کو دو الگ الگ نمازیں سمجھ لیا گیا ہے۔ ورنہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ زمانہ رمضان کی تہجد ہی کا دوسرا نام تراویح ہے تو اس طرح کی کوئی خرابی نہیں لازم آئے گی۔

یاد رہے کہ تفسیر، حدیث اور فقہ ان سب سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تہجد اور صلوٰۃ اللیل اور قیام اللیل یہ تینوں الفاظ ایک ہی نماز پر بولے جاتے تھے (ملاحظہ ہو فتح القدیر جلد اول ص ۳۱۹، ۳۲۰ - اور بحر الرائق جلد ثانی ص۵۶ طبع مصر) اور تراویح کے لئے بھی صلوٰۃ اللیل اور قیام اللیل کے الفاظ ہی احادیث میں بولے گئے ہیں۔ خود تراویح کا لفظ احادیث میں استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ یہ بعد کی ایجاد ہے۔ اب چونکہ صلوٰۃ اللیل اور قیام اللیل کو تراویح بھی کہتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر تراویح، التہجد فی رمضان، صلوٰۃ اللیل فی رمضان، اور قیام اللیل فی رمضان۔ یہ چاروں الفاظ مترادف ہیں نماز ایک ہے اور نام چار ہیں۔

ہماری اس تفصیل سے واضح ہوگیا کہ تہجد اور تراویح میں کوئی فرق نہیں۔

اسی طرح تہجد ہر زمانہ کی صلوٰۃ اللیل کو کہتے ہیں لیکن تراویح صرف اس تہجد کو کہتے ہیں جو زمانہ رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ رہا یہ کہ اس کی دلیل کیا ہے کہ تراویح ہی تہجد فی رمضان ہے تو سنئے:

۱۔

پہلی دلیل

یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی راتوں میں تین روز صحابہؓ کو پڑھا کر اس سلسلہ کو جو بند فرما دیا تھا تو اس کی بابت بعض روایات میں ہے۔

وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ — مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر صلوٰۃ اللیل فرض نہ کردی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا۔ (فتح الملہم ۲/۳۲۲) جائے۔ اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ۔"

اور بعض روایات میں ہے: خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ هٰذَا الشَّهْرِ "میں ڈرا کہ اس مہینہ کا قیام تم پر فرض نہ کر دیا جائے۔"

اِن راتوں کی نماز کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ یہ تراویح تھی اور اسی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ اللیل اور قیام ہذا الشہر فرمایا ہے۔ اور یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ تراویح ہی رمضان میں صلوٰۃ اللیل بھی ہے اور قیام اللیل بھی ہے اور تہجد بھی ہے۔

دوسری دلیل

یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ ان تین راتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کے علاوہ تہجد بھی ادا فرمائی تھی۔ اسی طرح جن صحابہؓ نے اس جماعت میں شرکت کی تھی ان کے متعلق بھی کوئی ثبوت نہیں دیا جا سکتا کہ انھوں نے اس جماعت کے علاوہ تہجد بھی پڑھی تھی۔ بلکہ تیسری رات کے متعلق مذکور ہے کہ آپ نے اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ سحری فوت ہو جانے کا خوف ہوا۔ ایسی صورت میں کسی اور نماز کے ادا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (حالانکہ بعض علماء حضورؐ پر تہجد کی نماز فرض مانتے ہیں) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سب حضرات صحابہؓ کی وہ نمازِ تراویح ہی تہجد تھی۔

تیسری دلیل

یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اسی کے قائل تھے۔ جیسا کہ علماء دیوبند میں سے ایک بڑے ممتاز عالم مولانا انور شاہ کا بیان ہے۔

وَيُؤَيِّدُهُ فِعْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ فِيْ بَيْتِهٖ اٰخِرَ اللَّيْلِ مَعَ اَنَّهُ كَانَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُّؤَدُّوْهَا

"اس مسلک کی تائید حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فعل سے بھی ہوتی ہے کہ وہ تراویح آخر شب میں اپنے گھر پڑھا کرتے، حالانکہ لوگوں کو حکم دیا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ فِيهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ عَمَلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِأَدَائِهَا فِي آخِرِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَبَّهَهُمْ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ مَفْضُولَةٌ مِنْهَا لَوْ كُنْتُمْ تُقِيمُونَهَا فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَجَعَلَ الصَّلٰوةَ وَاحِدَةً وَفَضَّلَ قِيَامَهَا فِي آخِرِ اللَّيْلِ عَلَى الْقِيَامِ بِهَا فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَعَامَّتُهُمْ مَا لَمْ يُدْرِكُوا مُرَادَهُ جَعَلُوهُ دَلِيلًا عَلَى تَغَايُرِ الصَّلٰوتَيْنِ وَزَعَمُوا أَنَّهُمَا كَانَتَا صَلٰوتَيْنِ۔

(فیض الباری ۔ ۲/۴۲۰)

وہ جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کریں۔ حضرت عمرؓ خود اس جماعت میں شریک نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی تھا کہ آپ یہ نماز آخر شب میں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو متنبہ بھی کر دیا تھا کہ جو نماز تم لوگ اول شب میں پڑھتے ہو، اگر اس کو آخر شب میں پڑھا کرو تو زیادہ بہتر ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے تراویح اور تہجد فی رمضان دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیا ہے اور حضرت عمرؓ نے آخر شب کے قیام کو اول شب کے قیام پر فضیلت دی لیکن عام طور پر علماء نے انکی مراد نہیں سمجھی اسلیے الٹے اسکو ان دونوں نمازوں میں مغایرت کی دلیل بنا دیا اور یہ زعم کر بیٹھے کہ تہجد اور تراویح دو الگ الگ نمازیں تھیں۔"

چوتھی دلیل

یہ ہے کہ بقول انور شاہ صاحب امام محمد بن نصر مروزی نے اپنی کتاب "قیام اللیل" میں لکھا ہے کہ بعض علمائے سلف اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص تراویح پڑھے اس کو پھر تہجد نہیں پڑھنی چاہیے۔ اور بعض علماء نے مطلق نفل کی اجازت دی ہے۔

علمائے سلف کا اختلاف صاف دلیل ہے اس بات کی کہ ان کے نزدیک دونوں نمازیں ایک ہی ہیں

مولانا انور شاہ کشمیری کا بیان ہے:

ثُمَّ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَصْرٍ وَضَعَ عِدَّةَ تَرَاجِمَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَكَتَبَ أَنَّ بَعْضَ

"پھر محمد بن نصر نے قیام اللیل میں متعدد ترجمے درج کیے ہیں اور لکھا ہے کہ بعض سلف اس بات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْكَلِفُ ذَهَبُوْا إِلٰى مَنْعِ التَّهَجُّدِ لِمَنْ صَلَّى التَّرَاوِيْحَ وَبَعْضُهُمْ قَالُوْا بِإِبَاحَةِ النَّفْلِ الْمُطْلَقِ فَدَلَّ اخْتِلَافُهُمْ هٰذَا عَلَى اتِّحَادِ الصَّلٰوتَيْنِ عِنْدَهُمْ۔ (فیض الباری ایضاً)

قائل ہیں کہ جو شخص تراویح پڑھ چکا ہے وہ تہجد نہ پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ مطلق نفل کی اجازت ہے۔ ان کا یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک دونوں نمازیں ایک ہیں ؎

ان دلائل کی روشنی میں انصاف و دیانت کی رو سے غور کرنے والے کے لئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ تراویح ہی تہجد فی رمضان ہے۔ تاہم بعض حضرات بڑے شد و مد سے دونوں میں فرق کے قائل ہیں اور اس کے ثبوت کے لئے متعدد نکات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کی بھی حقیقت واشگاف کی جاتی ہے:

چند مغالطات کا ازالہ

ایک فرق یہ بتایا جاتا ہے کہ تراویح شروع رات میں پڑھی جاتی ہے اور تہجد اخیر رات میں، مگر یہ محض غلط فہمی ہے۔ تہجد اور تراویح کا وقت بالکل ایک ہے۔ یعنی عشاء کے بعد سے فجر سے پہلے تک، چنانچہ ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے فجر تک کے وقفہ میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ اور دوسری روایت میں ہے انھوں نے اس کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ آپ نے رات کے ہر حصہ میں تہجد کی نماز پڑھی ہے، کبھی شروع رات میں، کبھی درمیانی رات میں، اور کبھی اخیر رات میں۔ (مسلم - ۱/۲۵۵ وغیرہ)

حضرت انس کا بیان ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے جس کسی حصہ میں سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے دیکھ سکتے تھے۔ اور نماز کی حالت میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (نسائی)

یعنی آپ نے تہجد کے لئے رات کا کوئی حصہ مثلاً ابتدائی یا درمیانی یا آخری مخصوص نہیں کر رکھا تھا بلکہ رات کے جس حصہ میں کسی روز نماز پڑھتے تھے اسی حصہ میں کسی روز سوتے تھے۔ اس طرح چند روز مسلسل آپ کو دیکھا جاتا تو رات کے ہر حصہ میں کبھی سوتے اور کبھی جاگتے ہوئے دیکھا جا سکتا تھا۔

بعینہٖ یہی معاملہ تراویح کا ہے کہ اسے رات کے جس حصہ میں چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ عام لوگ سہولت کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع رات میں پڑھتے تھے۔ حضورؐ نے تیسری رات اور بعد میں صحابہؓ نے بھی کبھی کبھی اسے سحر تک طول دے دیا تھا۔

دوسرا فرق یہ بتایا ہے:

تہجد اور تراویح میں ایک فرق یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ تراویح جماعت سے پڑھی جاتی ہے اور تہجد بلا جماعت مگر یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ دونوں ہی نمازیں جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بلا جماعت بھی۔ تہجد میں حضورؐ کے ساتھ دوسروں کی شرکت کے واقعات بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار ابن عباسؓ شریک تھے۔ ایک بار حضرت حذیفہؓ ایک بار حضرت ابن مسعودؓ۔ ایک بار حضرت جابرؓ۔ (مسلم ۱/ص-۱۶۰-۱۶۴)

تراویح کی نماز بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین رات جماعت سے پڑھائی۔ اس کے بعد فرضیت کے اندیشہ سے جماعت موقوف کردی اور گھروں میں پڑھنے کا مشورہ دیا۔ اس پر خلافت فاروقی کے ابتدائی دور تک عمل رہا۔ (بخاری ۱/۲۶۷-۲۶۸) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب مشورہ صحابہؓ اپنے اپنے گھروں میں بلا جماعت تراویح پڑھتے رہے بلکہ جو حضرات مسجد نبویؐ میں آتے تھے، ان میں بھی کوئی اکیلا پڑھتا تھا اور کسی کے پیچھے چند افراد کی ایک ٹولی کھڑی ہو جاتی تھی۔ ایک ہی مسجد میں مختلف ٹولیوں کے اندر بٹ کر پڑھنے میں خطرات مضمر ہو سکتے تھے، اس لیے حضرت عمرؓ نے مسجد میں آنے والوں کو ایک ہی امام کے تحت کر دیا۔ کیونکہ اب فرضیت کا اندیشہ نہ تھا، اور حضورؐ کی مطلوبہ مصلحت پوری ہو چکی تھی۔ لیکن خود حضرت عمرؓ اور بعض دیگر حضرات بھی اس جماعت میں شریک نہ ہوتے تھے حضرت عمرؓ اخیر رات میں تراویح پڑھنا افضل سمجھتے تھے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ تراویح کے لیے جماعت ضروری نہیں۔ ہم اسے باجماعت بھی پڑھ سکتے ہیں اور بلا جماعت بھی اور بعینہٖ یہی حکم تہجد کا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ ایک ہی نماز کسی زمانہ میں جماعت سے اور کسی زمانہ میں بلا جماعت پڑھی جائے تو محض باجماعت اور بلا جماعت کے فرق سے وہ دونوں الگ الگ دو نمازیں نہیں ہو جاتیں۔ آخر وتر کی نماز بھی تو گیارہ مہینے بلا جماعت پڑھی جاتی ہے اور رمضان میں جماعت کے ساتھ، لیکن کیا کوئی اس بات کا قائل ہے کہ گیارہ مہینے تو وتر ہے اور رمضان میں وتر نہیں بلکہ کچھ اور ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا فرق یہ بتایا جاتا ہے

تہجد اور تراویح میں ایک فرق یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ تہجد کی مشروعیت نص قرآنی سے ہوئی ہے۔ یعنی فتھجد به نافلة لك اور قم اللیل الا قلیلا۔ اور تراویح کی مسنونیت احادیث سے ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سننت لکم قیامہ (نسائی) یعنی "میں نے رمضان کے قیام کو مسنون کیا"۔ مگر یہ استدلال بھی غلط فہمی پر مبنی ہے، ان دونوں آیتوں سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جس قیام اللیل کی مشروعیت نص قرآنی سے ہو رہی ہے۔ وہ رمضان اور غیر رمضان دونوں کو شامل ہے۔ اس کی تائید حضورؐ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔

جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا۔ (مشکوۃ) | "اللہ نے اس (رمضان) کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کا قیام نفل بنایا ہے"۔

اب سننت لکم قیامہ والی حدیث کو لیجئے اس میں تراویح کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ قیامہ (قیام رمضان) کا لفظ ہے اور نص قرآنی قیام رمضان کو بھی شامل ہے۔ اور جب قیام رمضان ہی کا نام تراویح ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ نص قرآنی اس کو شامل نہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تراویح کی مشروعیت نص قرآنی ہی سے ہوئی ہے۔ رہی سننت لکم قیامہ والی حدیث تو یہ سخت ضعیف ہے۔ اس کے ایک راوی نضر بن شیبان کے متعلق ابن معین کا ارشاد ہے کہ اس کی حدیث کچھ نہیں۔ امام بخاریؒ اور امام دار قطنیؒ نے بھی اس کی اس حدیث کی تضعیف کی ہے۔ (تہذیب التہذیب ۱۰/۴۴۲ میزان الاعتدال ۳/۲۴۳) ۔ پھر حدیث مذکورہ بالا احادیث کے معارض بھی ہے لیکن اس کے باوجود اگر اسے لائق اعتبار بھی مان لیں تو یاد رہے کہ شارع حقیقتہً اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لئے حضورؐ کی طرف قیام رمضان کی نسبت مشروعیت کے اعتبار سے نہیں بلکہ صرف اس اعتبار سے ہے کہ آپ نے عام تہجد کے مقابلہ میں اس کی طرف زیادہ توجہ اور شوق دلایا ہے۔ اس کے فضائل و برکات بیان کئے ہیں۔ تعداد رکعات اور کیفیت ادا وغیرہ کی تفصیلات بتائی ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ لیلۃ القدر کی مشروعیت اور مسنونیت کا ذکر خصوصی طور پر قیام رمضان سے الگ کیا گیا ہے مگر کوئی نہیں کہتا کہ لیلۃ القدر کی نماز عام قیام رمضان سے جدا کوئی نماز ہے۔ اسی طرح قیام رمضان (تراویح) کا ذکر تہجد سے الگ ہو جانے کی وجہ سے کوئی جدا نماز نہیں۔

آئیے! اس سلسلہ میں مولانا انور شاہ صاحب کا ایک جامع بیان سنیے۔ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَامَّةُ الْعُلَمَاءِ إِنَّ التَّرَاوِيحَ وَصَلٰوةَ اللَّيْلِ نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ وَالْمُخْتَارُ عِنْدِيْ إِنَّهُمَا وَاحِدٌ وَإِنِ اخْتَلَفَ صِفَتَاهُمَا وَجَعْلُ اخْتِلَافِ الصِّفَاتِ دَلِيْلًا عَلٰى اخْتِلَافِ نَوْعَيْهِمَا لَيْسَ بِجَيِّدٍ عِنْدِيْ، بَلْ كَانَتْ تِلْكَ صَلٰوةً وَاحِدَةً إِذَا تَقَدَّمَتْ سُمِّيَتْ بِاسْمِ التَّرَاوِيحِ وَإِذَا تَأَخَّرَتْ سُمِّيَتْ بِاسْمِ التَّهَجُّدِ وَلَا بِدْعَ فِيْ تَسْمِيَتِهِمَا بِاسْمَيْنِ عِنْدَ تَغَايُرِ الْوَصْفَيْنِ فَإِنَّهُ لَا حَجْرَ فِي التَّغَايُرِ الِاسْمِيِّ إِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَإِنَّمَا يَثْبُتُ تَغَايُرُ النَّوْعَيْنِ إِذَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى التَّهَجُّدَ مَعَ إِقَامَتِهِ بِالتَّرَاوِيحِ۔

(فیض الباری ۲/۴۲۰)

یعنی "عام طور پر علماء (حنفیہ) یہ کہتے ہیں کہ تراویح اور صلوٰۃ اللیل (تہجد) دو مختلف النوع نمازیں ہیں لیکن میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں متحد النوع ہیں۔ اگرچہ ان دونوں کے اوصاف میں کچھ اختلاف ہے مگر صفات کے اختلاف کو نوعی اختلاف کی دلیل بنانا میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہے حقیقت میں یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں۔ اوّل شب میں پڑھی گئی تو اس کا نام تراویح ہوا اور آخر شب میں ادا کی گئی تو اس کا نام تہجد ہوا اور جب ان دونوں کے اوصاف میں کچھ اختلاف بھی ہے تو اس لحاظ سے اگر اس کے دو نام ہوں تو کیا تعجب ہے، ہاں! ان نمازوں کا متغایر النوع ہونا اس وقت ثابت ہوگا جب یہ ثابت ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کے ساتھ ساتھ تہجد بھی ادا فرمائی تھی۔"

مولانا انور شاہ کا بیان آپ نے پڑھ لیا، جن کے متعلق مولانا اشرف علی تھانوی کا ارشاد ہے کہ "اس اُمت میں اُن کا وجود اسلام کی صداقت کی دلیل اور مستقل معجزہ ہے۔" (الفرقان بریلی صفر ۶۲، ۱۳ھ)

اب مزید اطمینان کے لئے مولانا رشید احمد گنگوہی کا بیان سُنیے www.KitaboSunnat.com

بر اہل علم پوشیدہ نیست کہ قیام رمضان و قیام لیل فی الواقع یک نماز است کہ در رمضان برائے تیسیر مسلمین در اول شب مقرر کردہ شد و ہنوز عزیمت ادائش آخر شب است۔ نزد ہوں قائل فرضیت تہجد برآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تراویح نفس تہجد است علی التحقیق۔ در

"اہل علم پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ قیام رمضان (تراویح) اور قیام لیل (تہجد) فی الواقع دونوں ایک ہی نماز ہے جو رمضان میں مسلمانوں کی آسانی کے لئے اوّل شب میں مقرر کی گئی ہے۔ مگر اب بھی عزیمت اسی میں ہے کہ آخر شب میں ادا کی جائے۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانستے کہ تہجد را بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منسوخ گوید چنانچہ قول حضرت عائشہؓ نسبت روا ہ مسلم وسننہ پس مواظبت تہجد دلیل سنت مؤکدہ خواہد بود و دلائل قولیہ ناظر استحباب، مگر تہجد رمضان کہ تراویح است بدلیل قولی سنت مؤکدہ خواہد ماند۔ واللہ اعلم۔

(لطائف قاسمیہ۔ ص ۱۳۔۱۷، مکتوب سوم)

علیہ وسلم کے حق میں تہجد کی فرضیت کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک محقق بات یہ ہے کہ تراویح عین تہجد ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تہجد کی فرضیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی منسوخ ہو گئی جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے تو ان کے مسلک کے مطابق تہجد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مواظبت اس کے سنت مؤکدہ ہونے کی دلیل ہوگی اور قولی حدیثیں استحباب پر دلالت کریں گی۔ مگر رمضان کی تہجد جو عین تراویح ہے۔ دلیل قولی کی بنا پر سنت مؤکدہ ہی رہے گی۔ واللہ اعلم۔"

خلاصہ یہ کہ زمانہ رمضان کے تہجد ہی کا نام تراویح ہے۔ اس لئے حضرت عائشہؓ کی حدیث جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور رمضان اور غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اس سے کسی ادنیٰ شبہے کے بغیر تراویح کی تعداد گیارہ رکعت مسنون ثابت ہوتی ہے۔

بیس رکعت تراویح کے دلائل کی حقیقت

پہلی دلیل کی حقیقت

جو لوگ بیس رکعت تراویح کو باجماعت سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔ ان کی سب سے پہلی اور قوی دلیل ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔ (سنن کبریٰ بیہقی ۲/۴۹۶)

یعنی "نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں بیس رکعتیں اور وتر بغیر جماعت کے پڑھتے تھے۔"

دوسری دلیل کی حقیقت

فرمانِ فاروقیؓ کیا تھا؟

بیس رکعت کے ثبوت میں بالعموم حنفی حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت بھی قلم بند کر دینی ضروری ہے کہ فرمانِ فاروقیؓ کیا تھا؟

موطا۔ ۹۸ قیام اللیل ص ۱۹۷ اور معرفت السنن للبیہقی ۱/۴۴۹ میں حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھایا کریں۔

انہی سائبؓ بن یزید کا یہ بیان بھی ہے کہ

كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

"ہم لوگ عمر بن خطابؓ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے"۔

(سنن سعید بن منصور بحوالہ المصابیح للسیوطی ص۱۹)

یہ روایتیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام سیوطیؒ لکھتے ہیں:

سَنَدُهُ فِيْ غَايَةِ الصِّحَّةِ۔ (المصابیح ص۱)

اِس کی سند انتہائی صحیح ہے۔

امام طحاوی حنفی نے تین رکعت وتر کے ثبوت میں اسے بلا کسی رد و قدح کے پیش کیا ہے۔

علامہ شوق نیموی حنفی نے لکھا ہے:

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ (آثار السنن ۲/۵۲)

یعنی "اس کی سند صحیح ہے"۔

واضح ہے کہ بیہقی کی سند میں امام شافعیؒ، امام مالکؒ سے وہ محمد بن یوسف سے اور وہ سائب بن یزیدؓ سے روایت کرتے ہیں جو انتہائی اعلیٰ درجوں کی سندوں میں سے ہے۔

اِن دونوں روایتوں سے مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو گیارہ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ دونوں حضرات گیارہ رکعت پڑھاتے تھے۔

واضح رہے کہ یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں آپؓ کے شہر میں اور آپؓ کی اس مسجد سے متعلق ہے جس میں آپؓ نمازِ پنجگانہ ادا فرماتے تھے اور جس کی نمازِ تراویح کا معائنہ کرنے کے لئے آپؓ مسجد میں تشریف بھی لاتے تھے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرمانِ فاروقی یہ تھا کہ تراویح کی نماز گیارہ رکعت پڑھی جائے۔ اور اسی پر عمل بھی تھا۔

اس فرمانِ فاروقیؓ کے خلاف پوری دنیائے اسلام میں ایک آواز بھی نہ اٹھی۔ اجلّہ صحابہؓ و تابعینؒ موجود تھے لیکن کسی نے بھی اس پر رد و انکار نہ کیا۔ سوچئے کیا یہ گیارہ رکعت کی مشروعیت پر اس دور کے تمام صحابہؓ و تابعین کا اجماع نہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس فرمانِ فاروقی کے ہوتے ہوئے اولاً تو یہ بات لائق تسلیم ہی نہیں کہ حضرت فاروقِ اعظمؓ کے عہد میں بیس پر عمل ہوا۔ کیونکہ اس کے مقابلہ میں جو روایتیں پیش کی جاتی ہیں اُن کی صحت ثابت نہیں۔ ثانیاً اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ تسلیم نہیں ہے کہ حضرت فاروقِ اعظمؓ کو اس کی اطلاع تھی۔ کیونکہ جس بیان کو حنفی حضرات اس کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے :

كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ (سنن کبریٰ ۲/۴۹۶)

یعنی "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان کے مہینہ میں بیس رکعت پڑھتے تھے"۔

واضح رہے کہ یہ روایت ضعیف تو ہے ہی لیکن اس میں صرف حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعت پڑھی جانے کا ذکر ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت عمرؓ نے اس کا حکم دیا ہو تو یہ بڑی بات ہے۔ اس روایت میں عمرؓ کے علم و اطلاع تک کا ذکر نہیں۔ اس لیے بیس رکعت حضرت عمرؓ کی نہ قولی سنت ہوگی نہ تقریری۔ بلکہ گیارہ رکعت ہی اُن کی قولی سنت بھی ہے اور تقریری بھی۔

بیس رکعت والی مذکورہ روایت ضعیف اس لیے ہے کہ صحیح روایت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ایک طریق میں ابو عبد اللہ بن فنجویہ ہیں اور دوسرے طریق میں ابو طاہر زیادی ابو عثمان بصری ہیں، اور ان تینوں میں سے کسی کا بھی عالم اور ثقہ ہونا معلوم نہیں۔ اس لیے یہ روایت قابلِ قبول نہ ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیس رکعت والی روایت کی تائید میں کچھ مرسل روایتیں بھی پیش کی جاتی ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ اوّل تو وہ سنداً کمزور ہیں۔ ثانیاً انھیں کسی درجے میں تسلیم بھی کر لیا جائے تو بات یہ ہے کہ جمہور محدثین (جن میں امام شافعیؒ بھی شامل ہیں) کی اصطلاح کے مطابق ان روایتوں میں سے کوئی ایک روایت بھی مرسل نہیں ہے، جب کہ سب موقوف اور منقطع ہیں۔ کیونکہ جمہور محدثین کے نزدیک مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول یا فعل یا تقریر کو بیان کیا ہو۔ اور ان روایتوں میں سے کسی روایت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے کوئی بات بیان نہیں کی گئی ہے، بلکہ ان سب روایتوں میں صحابہؓ اور تابعینؒ کے فعل کا بیان ہے اور صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو موقوف کہتے ہیں خواہ وہ متصل ہو یا منقطع۔ لہٰذا تمام آثار مذکورہ موقوف منقطع ہیں۔

فیصلہ کُن بات

تراویح کی رکعات کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے خلافت فاروقی تک جو معمول تھا اس کی تفصیل گذر چکی ہے کہ اس مدت میں تراویح کی نماز گیارہ رکعت پڑھی جاتی تھی۔ باقی دو خلیفۂ راشد حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں صحیح سند سے کچھ منقول نہیں ہے۔ بعد کے ادوار میں مختلف لوگوں سے تراویح کی مختلف رکعتیں پڑھنی منقول ہیں جو یہ ہیں: ۱۱-۱۳-۱۶-۲۰-۲۴-۲۸-۳۴-۳۶-۳۸-۴۱

(دیکھئے فتح الباری مطبوعہ دہلی ۲/۳۱۶-۳۱۷ عمدۃ القاری ۵/۳۵۵)

ایک عام آدمی اختلاف کی یہ بھرمار دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ آخر صحیح بات کیا ہے اور اس اختلاف کا حل کیا ہے۔

تمام علماء محققین نے بالاتفاق اس کا یہ حل پیش کیا ہے کہ تراویح کی اصل اور مسنون رکعتیں آٹھ (اور مع وتر گیارہ) ہی ہیں۔ کیونکہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ لیکن چونکہ لوگ رمضان کی پوری رات عبادات کا زیادہ تر حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں گزارنا چاہتے تھے۔ اور صرف آٹھ رکعات میں پوری رات گزار دی جائے تو اتنی دیر تک کھڑے رہنا پڑے گا کہ برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لیے لوگوں نے اوسط درجہ کی قرات کے ساتھ آٹھ رکعات تراویح پڑھ کر رات کے باقی حصے میں مطلق نفل کی حیثیت سے مزید کچھ رکعتیں پڑھنی شروع کر دیں اور چونکہ نفل نماز کے لئے رکعت کی کوئی تعداد متعین نہیں بلکہ جو جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اس لئے آٹھ رکعت پر جو اضافہ ہوا ہے۔ اس میں مختلف لوگوں کا مختلف معمول رہا۔ یعنی مجموعی طور پر کسی نے سولہ کسی نے بیس، کسی نے چوبیس، کسی نے اٹھائیس، کسی نے چونتیس، کسی نے چھتیس، کسی نے اڑتیس اور کسی نے چالیس رکعتیں پڑھیں۔ اس کا انحصار محض پڑھنے والوں کی رغبت اور شوق پر تھا۔ شریعت کی طرف سے کوئی حدبندی اور پابندی نہ تھی۔

پچھلے صفحات میں جن علمائے احناف کے اقوال پیش کئے گئے ہیں انھوں نے بھی اس اختلاف کا یہی حل بتایا ہے کہ تراویح کی آٹھ رکعتیں سنتِ نبویؐ ہیں اور اس سے زائد نفل ہیں۔

پس آج بھی اگر کوئی شخص آٹھ رکعت تراویح کو سنتِ نبویؐ سمجھ کر محض نفل کی حیثیت سے اس پر مزید اضافہ کرے اور بیس یا چھتیس وغیرہ رکعتیں پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن آٹھ رکعت سے زیادہ کو اگر کوئی شخص سنتِ مؤکدہ ٹھہرائے اور اس میں کمی بیشی کو مکروہ اور بدعت اور شفاعتِ نبویؐ سے محرومی کا سبب قرار دے تو یہ سنگین غلطی ہوگی۔ کیونکہ غیر مسنون کو مسنون قرار دینا بدعت سے کم نہیں۔

پچھلے دور میں جو لوگ بیس رکعتیں پڑھتے تھے وہ محققین کی حسبِ تصریح چونکہ آٹھ رکعت سے زائد کو سنتِ مؤکدہ نہیں بلکہ مطلق نفل سمجھ کر پڑھتے تھے۔ اس لیے ان کا بیس رکعت پڑھنا صحیح تھا۔ لیکن اب ہندوپاک میں بیس رکعت سنتِ مؤکدہ سمجھ کر پڑھی جاتی ہے اور اس میں کمی بیشی کو مکروہ بدعت اور شفاعتِ نبویؐ سے محرومی کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے ایسی بیس رکعت تراویح پڑھنی غلط اور خلافِ سنت ہے اور چونکہ یہ تصور اور عمل عام ہے اس لئے اس سے بچاؤ کا واحد راستہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ کر ٹھیٹھ سنتِ نبویؐ یعنی آٹھ رکعت کو اختیار کر لیا جائے۔ واللہ ولی التوفیق ولہ الحمد!

رکعاتِ تراویح — تحریرات

- مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوریؒ
- مولانا نذیر احمد رحمانیؒ
- مولانا کرم الدین سلفی اوکاڑہ

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور - ۶ مئی ۱۹۸۸ء - دوسرا شمارہ - ۱۳ تا ۲۰ مئی ۱۹۸۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُوسری دلیل

عہدِ فاروقی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَلَى تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَلَى إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا رمضان شریف میں حضرت ابی بن کعبؓ و تمیم داریؓ کی امامت پر کہ لوگ بیس رکعت تراویح اور ایک وتر پڑھیں۔

(فتح الباری، طبع جدید)

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

جواب

حکمِ فاروقیؓ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ رض أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت (تراویح، مع وتر) پڑھایا کریں۔

(موطا امام مالک مع کشف المغطا ص۹۸ (نور محمد کراچی) مختصر قیام اللیل للمروزی ص۱۵۵ دسانگلہ ہل)

گیارہ رکعت تراویح مع وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بہا طریقہ تھا اور حضرت عمرؓ نے بھی صحابہ کرامؓ کو گیارہ رکعت تراویح پڑھنے کا ہی حکم دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل

عہدِ فاروقی و عہدِ عثمان میں

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ لوگ زمانہ حضرت عمرؓ میں رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے اور سو سے زائد آیتوں والی سورتیں پڑھتے اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں شدت قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔

(سنن کبریٰ بیہقی جلد ۲)

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

جواب

حکمِ فاروقیؓ

(۱) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت سائبؓ بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت (تراویح) بمعہ وتر پڑھایا کریں۔

موطا امام مالکؒ مع کشف المغطا ص۷۱ (مطبوعہ کراچی)

مختصر قیام اللیل للمروزی ص۱۵۵ (سانگلہ ہل)

(۲) آپ نے حضرت عثمانؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے اس کی سند ہے تو پیش کریں۔

جبکہ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور میں شائع ہوا ہے۔ بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ سے اس بارے میں صحیح سند سے کچھ منقول نہیں ہے۔

چوتھی دلیل

۱۔ عہدِ علی المرتضیٰؓ میں

عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ رَجُلًا اَنْ یُّصَلِّیَ بِهِمْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔

حضرت علی المرتضیٰ رضؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو بیس رکعت نمازِ تراویح پڑھائے۔

(البیہقی جلد [illegible])

۲۔ امامِ تراویح اُبی بن کعبؓ

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔

حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے آپ کو رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو آپؓ نے لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائیں

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

جواب

آپ نے حضرت علیؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے آپ کے پاس اس کی سند ہے تو پیش کریں

(۱) جبکہ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور میں شائع ہوا ہے بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء۔ کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں صحیح سند سے کچھ منقول نہیں ہے"۔

(۲) آپ نے دوسری عبارت میں ذکر کیا ہے کہ حضرتِ عمرؓ نے رمضان کی راتوں میں لوگوں کو بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کا حوالہ بھی نہیں دیا گیا۔

لہٰذا مہربانی یہ بتائیں کہ کس کتاب میں یہ حدیث ہے تاکہ اس کی تحقیق کی جائے۔ ہمارے پاس جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہوتی ہے وہ نقل کی جاتی ہے۔

حکمِ فاروقیؓ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضـ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّ تَمِيْمَانِ الدَّارِيَّ أَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ گیارہ رکعت (تراویح) مع وتر پڑھایا کریں۔

(موطا امام مالک مع کشف المغطا ص۹۰ (نور محمد کراچی) مختصر قیام اللیل للمروزی ص۱۵۵۔ (صالکوٹ)

پانچویں دلیل

بیس تراویح پر تمام صحابہؓ کا اجماع

شیخ الاسلام امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلٰى أَنَّ التَّرَاوِيْحَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً۔

تمام صحابہ کرامؓ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں۔

مجموعہ فتاوی عبدالحی

عبدالرشید انصاری کی طرف سے

جواب

شیخ الاسلام امام ابن حجرؒ کا حوالہ جو آپ نے پیش کیا ہے۔ اس کا صفحہ نمبر نہیں دیا گیا۔ براہِ مہربانی اس کی فوٹو کاپی روانہ کریں۔ لیکن اس کے برعکس

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری جلد ثانی باب الجمعة فی المدن والقری ص ۳۱۶ میں لکھتے ہیں:

فَلَمَّا اخْتَلَفَ الصَّحَابَةُ وَجَبَ الرُّجُوْعُ إِلَى الْمَرْفُوْعِ۔

پس جب صحابہؓ کا اختلاف ہو تو مرفوع حدیث کی طرف رجوع کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

صریح حدیث کی موجودگی میں اگر کسی صحابیؓ کا فعل یا قول اس کے خلاف ہے تو اس کو تُو سے اعراض کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چھوڑ دیا جائے گا اس پر کسی قسم کی زبان درازی نہیں کی جائے گی لیکن حجت و دلیل فرمانِ نبوی ہی ہوگا۔

انبیاء کے ذریعہ اتمامِ حُجت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (پ ع ۳۔ سورۃ النساء۔ ۱۶۵)

اللہ تعالیٰ نے رسُولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ لوگوں کے لئے اللہ پر رسول بھیجنے کے بعد کوئی حجت نہ رہ سکے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے (اس نے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ق (سورۃ البقرہ۔ پارہ ۲ آیت ۱۵۰)

تاکہ نہ ہو واسطے لوگوں کے اوپر تمہارے حُجت مگر وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا اُن میں سے۔

چنانچہ ترمذی شریف میں ہے :

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

باب ہے اس بیان میں کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی بات نہیں مانی جائے گی۔

اس کے تحت یہ حدیث لاتے ہیں :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

(ترمذی ج ۱ العرف الشذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مرد پر سُننا اور اطاعت کرنا واجب ہے خواہ وہ پسند کرے یا ناپسند کرے، جب تک اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ پس اگر اس کو اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر اس پر سُننا اور ماننا واجب نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے : ۸۶ء

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ یہ ہے کہ شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اس سے معلوم ہوا بوقت تحریر خطوط وغیرہ میں پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؒ لکھنا چاہیے ، اگرچہ مکتوب الیہ کافر ہی ہو ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کفار بادشاہوں کی طرف خطوط لکھواتے یا کوئی تحریر کسی کے لیے لکھواتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پہلے تحریر کرواتے تھے ۔

حدیث میں ہے :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ : فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ اَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ ،

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے قیصر کو دعوتِ اسلام کا نامہ لکھا اور اس نامہ کو دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصری کے پاس پہنچا نا وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا اس نامہ میں یہ لکھا تھا :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

یہ نامہ ہے خدا کے بندے اور اس کے رسول محمدؐ کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کے نام ۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے ۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں ۔ تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا ۔ تو اسلام قبول کر تجھ کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا ۔ اور اگر تو منہ پھیرے گا یعنی اسلام قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (متفق علیہ)

نہ کرے گا تو تیرے اطاعت گذاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے اہل کتاب آؤ طرف دین حق کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ تم رسول اور خدا تعالیٰ اور خدا کی کتاب پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین حق یا کلمہ مشترک یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور ہم میں بعض آدمی بعض کو خدا کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنا لیا تھا) پھر اگر اے مومنو! اہل کتاب اس دعوت سے اعراض کریں اور دین حق کی طرف نہ آئیں تو تم ان سے کہو کہ اے کافرو! تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔" (بخاری و مسلم)

قرآن و حدیث سے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا ثابت ہے۔ آپ ۷۸۶ کی دلیل کتاب و سنت سے پیش کریں۔

اس لیے حدیث میں ہے اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ ۔ مدعی کے ذمہ ہوتا ہے کہ وہ دلیل پیش کرے۔ مدعی جب تحریر شائع کرتا ہے۔ ہر آدمی کو حق حاصل ہے کہ اس سے دلیل طلب کرے۔

عبدالرشید انصاری

سرفراز کالونی۔ جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ

۲۵/۵/۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ جل جلالک بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم

بزم الفاروق رضی اللہ عنہ

مجاھد آباد مغلپورہ - لاھور

حوالہ نمبر ________ ★ تاریخ ________

مکرمی جناب عبدالرشید انصاری صاحب!

السلام علیکم! آپ کی ارسال کردہ رجسٹری ماشاءاللہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہمیں بنام سید طالب حسین شاہ صاحب وصول ہو گئی ہے۔ چونکہ سید طالب حسین شاہ صاحب کچھ دن پیشتر لندن تبلیغ کے سلسلہ میں روانہ ہو چکے تھے۔ اس لئے آپ کی ارسال کردہ رجسٹری وصول نہ کر سکے۔ بصورتِ دیگر بزم الفاروق نے اسے وصول کر لیا ہے۔ چونکہ آپ کی ارسال کردہ رجسٹری بزم الفاروق کے کسی صدر، سیکرٹری یا کسی اور عہدے دار کے نام نہ تھی، اس لیے بزم اسے وصول نہ کر سکی۔

ہمیں اس بات کی بیحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے نہایت خوبصورت اور تحقیق شدہ انداز میں ثبوت پیش کئے ہیں لیکن اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ آپ نے رجسٹری کے ساتھ اپنی حیثیت ظاہر نہ کی کہ آپ کوئی مفتی ہیں یا شیخ الحدیث ہیں وغیرہ۔ اور نہ ہی اس بات کا تذکرہ کیا کہ جماعت اہلحدیث میں آپ کی کیا حیثیت ہے

محترم! اگر آپ کو ثبوت پیش کئے جائیں تو کیا آپ اپنی پوری جماعت کو متفق کروا سکتے ہیں؟ اگر آپ میں ایسا کرنے کی صلاحیت موجود ہے تو پہلے آپ اپنی جماعت کے نامور علماء مثلاً عبدالقادر روپڑی، معین الدین لکھوی، محمد حسین شیخوپوری، ساجد میر وغیرہ سے تصدیق شدہ بیانات پیش کریں۔ تاکہ آپ ہمیشہ کی طرح راہِ فرار اختیار نہ کریں۔ کیونکہ مغلپورہ علاقہ میں آپ کی جماعت کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید صاحب اور مولانا قاسم محمود اوکاڑوی صاحب نے شکست خوردہ ہو کر بھاگنے کی پناہ لی۔ اسی وجہ سے مغل پورہ کے لاؤڈ سپیکر بند ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ اب یہاں (مغلپورہ) کے کسی سازشی نے گوجرانوالہ سے یہ بات شروع کروائی ہے۔ لہٰذا جناب سے التماس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کو تحقیق کا اتنا ہی شوق ہے تو ہمارے اشتہار میں موجود شرائط کو پورا کرتے ہوئے مبلغ -/۶۰۰۰ روپیہ کیوں وصول نہیں کرتے

اگر آپ یہ شوق پورا کرنا چاہتے ہیں تو ہم اللہ اور اُس کے رسول کے فضل سے میدان میں موجود ہیں۔

منجانب :- چوہدری محمد صدیق جنرل سیکرٹری بزم الفاروق ۔ گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۲۰ ۔ رام گڑھ مغلپورہ لاہور ۳۱ ۔

عبدالرشید انصاری کی طرف سے چودھری محمد صدیق صاحب کو جواب

محترم جناب چودھری محمد صدیق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! عرض ہے کہ جناب کی طرف سے دو صفحات مورخہ ۲ جون ۱۹۸۰ء کو وصول ہوئے۔ جن میں آپ نے درج ذیل عبارت لکھی ہے :

مکرمی جناب عبدالرشید انصاری صاحب !

السلام علیکم ! آپ کی ارسال کردہ رجسٹری ماشاءاللہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے بمعہ بنام سید طالب حسین شاہ صاحب وصول ہوگئی ہے۔ چونکہ سید طالب حسین شاہ صاحب کچھ دن پیشتر لندن تبلیغ کے سلسلہ میں روانہ ہو چکے تھے ۔ اس لئے آپ کی ارسال کردہ رجسٹری وصول نہ کر سکے ۔ بصورتِ دیگر بزم الفاروق نے آپ سے وصول کرلیا ہے ۔ چونکہ آپ کی ارسال کردہ رجسٹری بزم الفاروق کے کسی صدر سیکرٹری یا کسی اور عہدے دار کے نام نہ تھی ۔ اس لئے بزم اُسے وصول نہ کر سکی۔

ہمیں اس بات کی بیحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے نہایت خوبصورت اور تحقیق شدہ انداز میں ثبوت پیش کئے ہیں ۔ لیکن اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ آپ نے رجسٹری کے ساتھ اپنی حیثیت ظاہر نہ کی کہ آپ کوئی مفتی ہیں یا شیخ الحدیث ہیں وغیرہ ۔ اور نہ ہی اس بات کا تذکرہ کیا کہ جماعت اہلحدیث میں آپ کی حیثیت کیا ہے ؟

www.KitaboSunnat.com

جواب

بندہ ایک مسلمان کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ	اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥

(پ۲۴، سورۃ حٰم السجدۃ۔ آیت ۳۳)

جو اللہ کی طرف (لوگوں) کو بلائے اور اچھے کام کرے اور (زبان سے) کہے میں بھی مسلمانوں سے ہوں۔

اَحْسَنُ قَوْلًا سے مراد قرآن اور داعی سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور پھر قیامت تک ہر وہ شخص اس کے تحت آجاتا ہے جو آنحضرتؐ کی دعوت لے کر اٹھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ (پ۱۷۔ الحج ۷۸)

اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

مسلمان کی پہچان کس طرح ہو سکتی ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

(مشکوٰۃ ص۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان مامون و محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جس نے اُن تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جن سے خدا نے منع فرمایا ہو۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

(مسلم ص۴۸)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ)

(مشکوٰۃ ص۱۵)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مامون) رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں سے مامون رہیں۔

(ترمذی و نسائی)

الغرض بندہ کی حیثیت ایک سائل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (پ۱۴ ۔ سورۃ النحل ۔ ۴۳) — سوال کرو ذکر کرنے والے (اہلِ علم) سے، اگر تم نہیں جانتے ۔

حدیث میں آتا ہے کہ :

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ۔ — عُلما ۔ پیغمبروںؑ کے وارث و جانشین ہیں ۔

اور انبیاءؑ کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ اُن کا ورثہ علم ہے جس کا وارث عُلماء کو بنایا گیا ہے ۔

(کتاب العلم مشکوٰۃ شریف ۔ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی ۔)

بندہ عُلمائے کرام سے سوال کرتا رہا ۔ لہٰذا علمائے کرام نے اس آیت

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ۶ ۔ مائدہ ۲) — "نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو"

بندہ آپ لوگوں کو تین کتابیں ارسال کر رہا ہے جو کہ بندہ نے جمع و ترتیب کر کے شائع کی ہیں ۔

۱ ۔ الرسائل فی تحقیق المسائل (۲) نجات المسلمین (۳) ہلاکت سے بچنے کا راستہ ۔

جناب نے لکھا ہے ۔ فوٹو کاپی لف ہے :

"محترم! اگر آپ کو ثبوت پیش کئے جائیں تو کیا آپ اپنی پوری جماعت کو متفق کروا سکتے ہیں؟"

جواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٥ (پ۲۵ ۔ سورۃ الشوریٰ ۔ آیت ۵۲) — کہ آپ ایک سیدھے راستہ کی ہدایت کر رہے ہیں ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔ (پ۱۳ ۔ یوسف آیۃ ۱۰۸) — کہہ دے میری راہ یہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں ۔ میں اور جو میری پیروی کرے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے اُسے چاہیے کہ دعوت توحید و اصلاح میں آنحضرتؐ کے نقش قدم پر چلے۔

حدیث میں ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ إِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا۔ (هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ روشن کی پس جب آگ نے چاروں طرف روشنی پھیلا دی تو پروانے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے اُن کو روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اُس کی کوششوں پر غالب رہتے ہیں اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں پڑنے سے روکتا ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری کی ہے۔

انبیاءؑ کے ذریعہ اتمام حُجت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ (پ ۶- ع ۳- سورۃ النساء ۱۶۵)

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ لوگوں کے لیے اللہ پر رسول بھیجنے کے بعد کوئی حُجت نہ رہ سکے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ (اُس نے کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیا)۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۔ (سورۃ بقرہ۔ پارہ ۲ آیت ۱۵۰)

تاکہ نہ ہو واسطے لوگوں کے اوپر تمہارے حجت مگر وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ان میں سے۔

لہٰذا آپ ثبوت پیش کریں اور حجت قائم کریں تاکہ ہم نہ کہیں کہ ہم کو پیغام نہیں ملا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ (پ ۱۳، الرعد، ۴۰)

پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے، اور اوپر ہمارے ہے حساب لینا۔

جناب نے لکھا ہے، فوٹو کاپی لف ہے:

"اگر آپ میں ایسا کرنے کی صلاحیت موجود ہے تو پہلے آپ اپنی جماعت کے نامور علماء۔ مثلاً عبدالقادر روپڑی، معین الدین لکھوی، محمد حسین شیخوپوری، ساجد میر وغیرہ سے تصدیق شدہ بیانات پیش کریں۔ تاکہ آپ ہمیشہ کی طرح راہ فرار اختیار نہ کریں۔ کیونکہ ضلع پورہ علاقہ میں آپ کی جماعت کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید صاحب اور مولانا قاسم محمود اوکاڑوی صاحب نے شکست خوردہ ہو کر بھاگنے کی پناہ لی۔ اسی وجہ سے مغلپورہ کے لاؤڈ سپیکر بند ہیں۔

جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ (پ ۳۔ البقرہ، ۲۸۶)

نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اس کی پر۔ واسطے اس کے ہے جو کمایا اس نے اور اوپر اس کے ہے جو کمایا اس نے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۔

اور سارے کے سارے قیامت کے دن اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پ۱۶ - آیت ۹۵ ۔ سورۃ مریم) | سامنے اکیلے اکیلے پیش ہونے والے ہیں۔

جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا تو اس کے پاؤں جنبش نہ کر سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن آدمی کے پاؤں جنبش میں نہ آئیں گے۔ جب تک اس سے یہ پانچ باتیں دریافت نہ کر لی جائیں گی۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ اپنی عمر کو اس نے کس کام میں ختم کیا، مال کیونکر کمایا اور کیوں کر خرچ کیا۔ اور جو علم حاصل کیا تھا اس کے موافق کیا عمل کیا۔ (ترمذی)

یہ حدیث غریب ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ لہٰذا عرض ہے کہ آپ علم کو ظاہر کریں۔ کوئی راہِ فرار اختیار کرے بھی تو آپ کو ثواب مل جائے گا۔

جناب ۔۔۔ کی طرف سے جو جواب آیا وہ مندرجہ ذیل ہے:

"معلوم ہوتا ہے کہ اب یہاں (مغل پورہ) کے ہی کسی سازشی نے گوجرانوالہ سے یہ بات شروع کروائی ہے لہٰذا جناب سے التماس ہے کہ اگر آپ کو اتنا ہی شوق ہے تو ہمارے اشتہار میں موجود شرائط کو پورا کرتے ہوئے مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ کیوں وصول نہیں کرتے؟

اگر آپ یہ شوق پورا کرنا چاہتے ہیں تو ہم اللہ اور اس کے رسول کے فضل سے میدان میں موجود ہیں۔

منجانب:- چوہدری محمد صدیق جنرل سیکرٹری بزم الفاروق

گلی نمبر ۴ مکان نمبر ۳۰۔ رام گڑھ مغل پورہ لاہور نمبر ۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب

آپ لوگوں کا اشتہار بندہ کو تقویۃ الاسلام لاہور میں ملا تھا۔ اس کے بعد بندہ کو تحقیق کا شوق پیدا ہوا تو آپ سے گزارش ہے کہ جو باتیں آپ کے اشتہار میں پوچھی گئی ہیں ان کو دوبارہ آپ کی طرف ارسال کر رہا ہوں تاکہ بات کھل جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جواب دیں۔ جوابی لفافہ بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔

نوٹ:۔ پہلے اکیس صفحات آپ کو بھیج چکے ہیں۔ مزید سات صفحات ارسالِ خدمت ہیں۔ جو اعتراضات آپ کے اشتہار پر کئے گئے ہیں مہربانی فرما کر اُن کا جواب دینے کی کوشش کریں تاکہ بات آگے چل سکے۔

عبدالرشید انصاری

جی۔ٹی روڈ۔ سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ

۹/۷/۸۸

لہٰذا آپ کی خدمت میں گزارش ہے۔

آپ نے جو لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

تمام وھابیوں کو اطلاع عام ھے

اب سوال یہ ہے کہ دلائل گیارہ رکعت تراویح مع وتر کی میں پانچ احادیث رجسٹری کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان احادیث کی وضاحت کریں آپ یا آپ کے ہم خیال۔ اور ہر حدیث کی وضاحت علیحدہ علیحدہ کریں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

سوال نمبر:۔ جناب نے اپنے اشتہار میں پانچ نمبر لگائے ہیں۔ ہم نے ہر نمبر کا جواب لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربانی کرکے آپ نے حضرت عثمانؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے، اُس کی سند اگر آپ کے پاس ہے تو پیش کریں۔

۲۔ آپ نے حضرت علیؓ کا جو حوالہ پیش کیا ہے اُس کی سند اگر آپ کے پاس ہے تو پیش کریں۔

۳۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے متعلق تحریر کیا ہے کہ انھوں نے رمضان کی راتوں میں لوگوں کو بیس رکعت نمازِ تراویح ادا کرنے کا حکم دیا ہے مگر اس کا حوالہ پیش نہیں کیا۔ اس کا حوالہ مع سند پیش کریں تاکہ اس کی تحقیق کی جاسکے۔

۴۔ شیخ الاسلام امام ابن حجرؒ کا جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے اُس کا صفحہ نمبر آپ نے نہیں لکھا۔ اُس کی فوٹو کاپی روانہ فرمادیں۔

۵۔ جناب نے اپنے اشتہار میں ۸۲ لکھا ہے۔ اِس کا ثبوت پیش کریں۔

جو باتیں ہم نے آپ سے پوچھی ہیں مہربانی کرکے وہی جواب دیں، جس کا ہم نے مطالبہ کیا ہے اسی لئے ہم نے آپ کا اشتہار بڑے سے چھوٹا کروا کر آپ کو رجسٹری کردیا ہے۔ تاکہ آپ کو اپنی باتیں یاد رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب بزم الفاروق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عرض ہے کہ جناب کو ۹ ۸۸/۱۲ کو ایک پارسل حاضرِ خدمت کیا تھا۔ مگر اب تک اُس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب وہی صفحات دوبارہ حاضرِ خدمت بذریعہ رجسٹری ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ دوبارہ غور و فکر کریں۔ شکریہ!

دین جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ہم کمی بیشی نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝

(پ۲۹ - سورۃ الحاقہ - آیت ۴۴ تا ۴۸)

یہ رسول اگر کوئی بات از خود گھڑ کر ہم پر لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے۔ پھر ہم اُن کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں کوئی ان کو اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔ اور بیشک وہ پرہیزگاروں کے لئے البتہ نصیحت ہے۔

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ پرہیزگاروں کے لئے البتہ نصیحت ہے۔ تاکہ وہ ایسی بات نہ کہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔

حدیث میں ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رواه البخاری۔

(مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ فصل اول)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝

(پ۵ - سورۃ النسآء - آیت نمبر ۱۱۲)

اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہے۔ خواہ چھوٹا گناہ ہو خواہ بڑا ہو۔ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے یقیناً ایسے شخص نے ایک بہت بڑا بہتان اور صاف گناہ اپنے اوپر اٹھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تُو نے لوگوں کو کہا تھا ـــ؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ڲ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

(پ۷۔ سورۃ مائدہ۔ آیت ۱۱۶-۱۱۷)

"اور وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ کیا تم نے اُن لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو تو عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ میں تو آپ کو منزّہ سمجھتا ہوں۔ مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ کو اس کا علم ہوتا۔ آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں۔ میں نے تو اُن سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ میں اُن پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ اُن پر مطلع رہے۔ اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں۔"

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دِن انبیاءؑ اور اُن کی اُمتیں بلائی جائیں گی۔ پھر عیسیٰؑ طلب کئے جائیں گے اُن پر اظہارِ احسان فرمایا جائے گا وہ اِقرار فرمائیں گے۔ پھر اللہ پاک اُن سے یہ سوالِ بالا فرمائے گا تو وہ اِنکار کریں گے کہ میں نے اپنی اُمت سے اپنی پرستش کیلئے نہیں کہا تھا۔ اب نصاریٰ بلائے جائیں گے اُن سے پرسش ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ ہاں، عیسیٰؑ نے ہمیں ایسا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا۔ یہ سُن کر خوف کے مارے عیسٰی تک کے سر اور جسم کے بال کھڑے ہو جائیں گے۔ فرشتے اِن بالوں کو تھام لیں گے اور یہ نصاریٰ اللہ کے سامنے ایک ہزار سال تک پاؤں جوڑے بٹھائے رکھے جائیں گے حتیٰ کہ ان پر حجت قائم ہو جائے گی اور اصلیت اُن کے سامنے آ جائے گی۔ کِذب بیانی کی سزا میں صلیب کو اُن کا پیشوا بنا دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ وقولہ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اس جواب میں حُسنِ ادب کی کس قدر توفیق عنایت ہوئی ہے۔ عیسٰی علیہ السلام کے دِل میں کیسی اچھی دلیل القاء کی گئی ہے کہ اے خدا جس بات کا مجھے کوئی حق نہیں۔ آخر میں ایسی بات کیسے کہتا، وَلَوْ فَرَضًا اگر میں نے ایسا کہا بھی ہوگا تو ضرور تُو جانتا ہی ہوگا۔ کیونکہ تجھ پر تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ تُو میرے دِل کی بات جانتا ہے، لیکن میں تیرے ارادے کو نہیں جان سکتا۔ جو کچھ تُو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے اس سے ایک حرف زیادہ نہیں کہا۔ میں نے تو یہی کہا تھا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ میں جب تک اُن میں رہا اُن کے اعمال کا نگران رہا۔ اور جب تُو نے مجھے اُٹھا لیا تو اب تُو اُن کا نگران کار ہو گیا۔ اور تُو تو ہر بات کا نگران ہے۔ (تفسیر ابنِ کثیر اردو)

جو انسان بغیر قرآن و حدیث کے حوالہ کے بات اپنی طرف سے کرتا ہے اور پھر اُس کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو اُس کو اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ

یہ لوگ جو تجھے اس وحی سے جو ہم نے تجھ پر اتاری ہے بہکا دینا چاہ رہے تھے کہ تُو اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لے۔ تب تو یہ لوگ تجھے اپنا دلی دوست بنا لیتے۔ اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ اُن کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتا۔ پھر تو ہم بھی تجھے دوہرا عذاب دُنیا کا کرتے اور دوہرا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ٥

(پارہ ۱۵ ۔ سورۃ بنی اسرائیل ۔ آیت ۷۴ تا ۷۵)

موت کا بھی۔ پھر تو تو اپنے لئے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتا۔

اِن آیات سے معلوم ہُوا کہ لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ صاف صاف بیان کردیں کہ یہ اللہ یا اللہ کے رسول کا حکم ہے۔ اور دلیل پر مرنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥

(پ ۱۰ ۔ سورۃ انفال ۔ آیت ۴۲)

"تو کہ ہلاک ہوجاوے وہ شخص جو ہلاک ہوا ہے دلیل سے۔ اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہے دلیل سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ سننے والا جاننے والا ہے؟

نوٹ : لہٰذا عرض ہے کہ مَیں نے آپ کو جرابوں پر مسح کے متعلق ایک کتاب رجسٹری کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ اس طرح سوال اور اس کا جواب لکھا جاتا ہے۔ مثلاً صلا پر ایک مضمون شائع ہوتا ہے اُس کا جواب لکھا گیا۔ آگے ص۲۳ پر جواب آیا اس کا جواب ص۲۶ پر لکھا گیا۔ ص۳۱ پر جواب آیا۔ جواب اُس کا ص۳۵ پر لکھا گیا۔ ص۳۹ پر اُس کا جواب آیا۔ اِسی طرح آپ کے جو اعتراضات اشتہار پر کئے گئے ہیں۔ آپ اُن کا جواب دیں تاکہ بات آگے چل سکے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جواب دیں۔ جواب کے لئے لفافہ حاضر خدمت ہے۔ ۲۳-۸-۸۸

• عبدالرشید انصاری

محترم جناب مدیر۔ بزم الفاروق مجاہد آباد، مغل پورہ۔ لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :

۱۔ گزارش ہے کہ اس سے قبل بندہ نے جناب کی طرف ۲۱ اکیس صفحات پر مشتمل معرفت طالب حسین گردیزی مہتمم جامعہ برکات العلوم مغلپورہ لاہور۔ ایک مکتوب ارسال کیا۔ جس کا جواب آپ نے دو صفحات پر مشتمل ارسال کیا۔ مورخہ ۲۔ جون ۱۹۸۸ء کو بندہ کو موصول ہُوا تھا۔

۲۔ اس کے بعد بندہ نے سات صفحات پر مشتمل ایک مکتوب ارسال کیا۔ مورخہ ۸۸/۶/۹۔ جس کے ہمراہ بندہ نے کتب بھی ارسال کی تھیں جن کو بندہ نے محنتِ شاقہ سے جمع و ترتیب کرکے شائع کروایا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوّل۔ الرسائل فی تحقیق المسائل۔ دوم۔ نجات المسلمین۔ سوم۔ ہلاکت سے بچنے کا راستہ ــــ جن کا جواب اب تک جناب کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔

۳۔ اس کے بعد بذریعہ ۴ صفحات پر مشتمل مکتوب مورخہ ۲۳/۸/۸۸ کو بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جس میں ایک کتاب بھی ہمراہ تھی جرابوں کے مسح کے متعلق۔ مقصد مندرجہ بالا کتب کے ارسال کرنے سے یہ تھا کہ آپ کو سوال و جواب کے طریق سے آگاہ کرنا۔ لہٰذا اب تک آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

۴۔ آپ چوتھی بار آپ کو یاد دہانی کروائی جاتی ہے تاکہ آپ جواب جلدازجلد تحریر کریں۔

اس لئے کہ جب بھی تحریر شائع کروائی جاتی ہے۔ بعد از تحریر قارئین صاحب تحریر سے اپنے اشکالات کو دور کرنے کے لئے رجوع کرتے ہیں۔ جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی سوال و جواب کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ: فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ۔

حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کا حق جھوٹی قسم کھا کر مارا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ واجب کر دیتا ہے۔ اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! اگر کوئی حقیر چیز ہو تب بھی؟ فرمایا، اگرچہ پیلو کے درخت کی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک شخص کے سوال پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضاحت فرمائی تھی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیونکر؟ صحابہ نے عرض کیا۔ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ (یہ سن کر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ ۔	آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہؓ کے

اعتراض کو سن کر فرمایا میں بھی تمہاری مانند ایک انسان ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلایا کرو۔ (متفق علیہ)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضؓ نے منبرِ نبوی پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ لوگو ! تم نے کیوں لمبے چوڑے مہر باندھنے شروع کر دیئے ہیں ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے چار سو درہم مہر باندھا ہے۔ اگر یہ زیادتی تقویٰ اور کرامت کا سبب ہوتی تو تم اس کی طرف سبقت نہ لے جاتے۔ خبردار آج سے میں یہ نہ سنوں کہ کسی نے چار سو درہم سے زیادہ حق مہر مقرر کیا ہے۔ یہ فرما کر آپ نیچے اتر آئے تو ایک قریشیہ عورت سامنے آئیں اور کہنے لگیں۔ امیر المومنینؓ کیا آپؓ نے چار سو درہم سے زیادہ حق مہر سے لوگوں کو منع فرما دیا ہے ؟ آپؓ نے فرمایا ہاں، کہا گیا آپؓ نے خدا تعالیٰ کا کلام جو اُس نے نازل فرمایا ہے نہیں سُنا ؟ کہا وہ کیا ہے کہا سُنیے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے :

وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا ۔ الخ	اگرچہ تم نے انھیں خزانہ دیا ہو۔ الخ

حضرت عمرؓ نے فرمایا، یا اللہ مجھے معاف فرما۔ عمرؓ سے تو ہر شخص زیادہ سمجھدار ہے۔ پھر آپ واپس چلے گئے، اور اُسی وقت منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو ! میں نے تمھیں چار سو درہم سے زیادہ مہر باندھنے سے روک دیا تھا۔ لیکن اب میں کہتا ہوں کوئی اپنے مال میں سے مہر میں جتنا چاہے دے۔ اپنی خوشی سے جتنا مہر مقرر کرنا چاہے کرے۔ میں نہیں روکتا۔ (ابن کثیر صفحہ ۹۵)

اس واقعہ سے معلوم ہُوا کہ ایک عورت کے کہنے پر حضرت عمرؓ نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔

از :- عبد الرشید انصاری
سرفراز کالونی - جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیس تراویح کے بارے میں حنفی اہل سنت سچے ہیں

ہم نے وہابیوں کا مطالبہ پورا کر دیا

تمام وہابیوں کو اطلاع عام ہے

تمام روئے زمین کے وہابی اکٹھے ہو کر ہمارا مطالبہ مندرجہ ذیل بپابندی شرائط پورا کر دیں تو مبلغ ۶۰۰۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

ہمارا مطالبہ: صریح صحیح و مرفوع غیر مجروح احادیث و آثار صحابہ، ائمہ اربعہ کے صحیح و صریح اقوال سے ثابت کریں کہ (۱) نماز تراویح صرف آٹھ رکعت ہی جائز ہے۔ (۲) نماز تراویح بیس رکعت پڑھنا بری چیز، بدعت و ناجائز ہے۔

مہلت تا یوم قیامت مگر یاد رکھیے ؎

سنبھل کے قدم رکھنا دشت خار میں مجنوں — کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے۔

برادران اسلام السلام علیکم۔ تاریخ کے اس نازک موڑ پر جب کہ اسلامیان پاکستان اندرونی و بیرونی خلفشاروں سے دوچار ہے۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

وہابی مولویوں نے اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر امت مسلمہ کو گمراہ کرنے اور مذہبی تعصب کو ہوا دینے کی غرض سے مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر آئے دن اہل سنت کو بدعتی، مشرک، قبر پرست جیسے کفریہ کلمات سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ جب و شان رمضان شریف کی آمد پر بذریعہ اشتہار، تقاریر میں دوسرے مسائل کی طرح ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھنے والوں کو بھی بدعتی لعین کہتے چلے آئے ہیں چنانچہ اس مرتبہ بھی کہ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کی آمد پر مساجد میں جہاں لغو و بیہودہ فتوے نشر کیے۔ وہاں ایک اشتہار بنام مولوی بہادر بیگ اسلام آباد جس میں ۲۴ سی عوام کے نام درج ہیں رات کی تاریکی میں اہل سنت کی مساجد و مکانات پر لگا کر اہل سنت کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی ناپاک کوشش کی حالانکہ اس مسئلہ کو زیادہ اچھالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر زیادہ ہی شوق تھا تو

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اہل سنت کو افہام و تفہیم کے لیے دعوت دے کر عام مسلمانوں کے سامنے زورِ زبانی فرما لیتے مگر ایسا عادت سے مجبور ہیں۔

اس اشتہار کے جو بھی نتائج ہوں گے ان کی ذمہ داری تمام وھابیوں پر ہوگی جنہوں نے پہل کی ہے۔

بیس رکعات تراویح کے مختصر دلائل ملاحظہ ہوں:

۱۔ بیس تراویح عہد نبوی میں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ والطبرانی فی الکبیر وعند البیہقی وعبد بن حمید والبغوی وزاد البیہقی فی غیر جماعتہ جلد ۲ صفحہ ۴۹۶

۲۔ عہد فاروقی:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَلٰى تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَلٰى إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ (فتح الباری صفحہ ...)

محمد بن یوسف سے، سائبؓ بن یزید سے روایت ہے بے شک حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا رمضان شریف میں حضرت ابی بن کعب و تمیم داری کی امامت پر اور بیس رکعت تراویح اور ایک وتر پڑھیں۔

۳۔ عہدِ فاروقی و عہدِ عثمان میں:

عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَقْرَءُوْنَ بِالْمِئِيْنَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عِصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ لوگ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں ماہ رمضان میں بیس تراویح پڑھتے تھے۔ اور سو سے زائد آیتوں والی سورتیں پڑھتے اور حضرت عثمانؓ بن عفان کے زمانہ میں شدت قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔ سنن کبریٰ بیہقی جلد ۲

اس حدیث کے تحت وھابیوں کے امام وحید الزمان لکھتے ہیں کہ ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تعداد رکعات تراویح میں جتنی حدیثیں منقول ہیں ان سب سے زیادہ یہ صحیح اور ثابت ہے۔ ہدیۃ المہدی ص ۔

۴۔ عہدِ علی المرتضیٰ میں :

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِہِمْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔

(بیہقی جلد ۔)

حضرت علی المرتضیٰ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ مسلمانوں کو رمضان میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے ۔

امام تراویح ابی بن کعب :

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلّٰی بِہِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً ۔

حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رض نے آپ کو رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو آپ نے لوگوں کو بیس تراویح پڑھائیں ۔

۵۔ بیس تراویح پر تمام صحابہ کا اجماع : شیخ الاسلام امام ابن حجر فرماتے ہیں :

اَجْمَعَ الصَّحَابَۃُ عَلٰی اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً ۔ (مجموعہ فتاوی عبد الحی)

"تمام صحابہ کرام رض نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں ۔

وہابیوں کے پیرومرشد نواب صدیق حسن بھوپالی کا فتوی :

غیر مقلد وہابی اگر اپنے پیرومرشد مولوی نواب صدیق حسن خاں سے ہی پوچھ لیتے تو بیس تراویح کو بدعت منکر لکھتے ہوئے کچھ شرم وحیا کام آتی ۔ وہابیو : خدارا کان کھول کر سنو :

"ودر قدر صلوٰۃ ابی اختلاف است ازیازدہ تا بست وبست ویک بست وسہ وبالجملہ عددے معین در مرفوع نیامدہ وتکثیر نفل وتطوع سودمند بست پس منع از بست وزیادہ چیزے نیست الی آخرہ"

یعنی ابی بن کعب کی قدر نماز تراویح میں اختلاف ہے ۔ گیارہ سے لے کر بیس اور اکیس اور تئیس رکعات تک بہر حال مرفوع حدیث میں تراویح کی معین تعداد نہیں آئی اور نوافل کو زیادہ کرنا فائدہ مند ہے ۔ پس بیس رکعت تراویح یا زیادہ سے منع کرنا کوئی چیز نہیں یعنی فضول اور غلط ہے ۔ عرف الجادی ص ۸۴

لیجئے وہابیو ! اب تو گھر کی شہادت موجود ہے ۔ اب آپ بیس تراویح کو منکر و بدعت قرار دے کر کہاں جاؤ گے ۔

اے امت وہابیہ : اگر بیس تراویح منکر و بدعت ہیں تو خدارا بتاؤ تو خلفائے راشدین امام تراویح ابی بن کعب ، تمام صحابہ کرام ، امام ابوحنیفہ ، امام مالک ، امام شافعی ، امام احمد ، امام ابن تیمیہ ، تابعین اور دنیا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مسلمین اولیاء کاملین، عبدالقادر جیلانی نیز آپ کے صدیق حسن بھوپالی ہیں تراویح کا حکم دے کر خود پڑھا کر اور بیس تراویح کی اجازت دے کر اور منکر و بدعت کے مرتکب ہو کر بدعتی و فاسق ہوئے یا نہ ہوئے۔

وہابیوں، اہل حدیثوں کو فاتح تجدیت، مبلغ اسلام علامہ مولانا سید طالب حسین گردیزی مہتمم جامعہ برکات العلوم مغل پورہ لاہور کا جواب

چونکہ وہابی اہل حدیث فرقہ نے نماز تراویح آٹھ رکعت کے فتنہ کو ہوا دی، اور فساد کی ابتداء کی ہے اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت سے مناظرہ کی اجازت لیں۔ مناظرہ میں ثالث عدالت عالیہ کا کوئی جج منتخب کریں۔ مناظرہ کھلے عام کسی پول میں ہو۔ مولوی بہادر ہیئت اہل حدیث اور جن سنی عوام کے نام فوٹو سیٹ اشتہار میں نشر کیے گئے وہ بمعہ اپنے شناختی کارڈ مناظرہ گاہ میں موجود ہوں۔ مناظرہ کی منظوری کی تحریر دکھائیں۔ ہم مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔ وہابی ان شرائط کو پورا کریں، اور ہم میدان میں موجود ہوں گے۔

الناشر: بزم الفاروق مجاہد آباد مغل پورہ لاہور ۱۵

مذکورہ عبارت اس اشتہار سے نقل کی گئی ہے جو صفحہ نمبر ۶۹ پر درج کیا گیا ہے اس میں چیلنج دیا گیا ہے کہ: ہم نے وہابیوں کا مطالبہ پورا کر دیا۔ تمام روئے زمین کے وہابی اکٹھے ہو کر ہمارا مطالبہ مندرجہ ذیل بیانیہ کی شرائط پورا کریں تو مبلغ ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) روپے انعام دیا جائے گا۔

نوٹ: اب سوال یہ ہے کہ بندہ بھی روئے زمین پر رہتا ہے اور یہ ذمہ داری ادا کرنے کا مکلف ہے۔ اپنی طاقت کے مطابق اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے بندہ نے ۲۵ مئی ۸۸ء کو رجسٹری کی تھی۔ آپ کا جواب (۲ صفحات، ۲ جون ۱۹۸۸ء) کو ملا۔ اس کے بعد بندہ نے ۹ جولائی ۸۸ء کو آپ کی تحریر کا جواب دیا۔ اس کے بعد ۲۵ اگست ۱۹۸۸ء کو آپ کو مطلع کیا پھر ۱۱ اکتوبر ۸۸ء کو بھی مطلع کیا لیکن اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر آپ کوئی جواب دیتے تو حق بات معلوم ہو جاتی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۴۲)	اور مت ملاؤ حق کو ساتھ جھوٹ کے اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو۔

اگر آپ حق کو نہ چھپاتے تو باطل کا سر ٹوٹ جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ (پ ۱۷ الانبیاء آیت ۱۸)	ہم حق کو پھینکتے ہیں اوپر باطل کے پس سر توڑتا ہے اس کا تو وہ فنا ہو جاتا ہے۔

حق اور باطل کی پہچان وہ کرے گا جس کے پاس علم ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم سوال اور اس کا جواب

بندہ کو بعض علمائے کرام نے یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ پ ۳۰ کہ آپ ان پر داروغہ نہیں ۔

جواب

بعض اوقات ایسا وقت آجاتا ہے کہ اگر آدمی جواب نہ دے تو عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۔ (سورۃ الانفال پ۹ آیت ۲۵)	اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ظلم کرتے ہیں ان ہی کو فتنہ نہیں پہنچے گا بلکہ جو کوئی اپنی طاقت کے مطابق اس فتنہ کو دفع نہ کرے گا وہ بھی ان میں شمار ہوگا ۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیوں نہ نکلے ؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۔	پس کیوں نہ نکلے ہر فرقے سے ان میں ایک جماعت تاکہ دین سمجھیں اور تاکہ ڈراویں قوم اپنی کو جب پھر جاویں طرف ان کی شاید کہ وہ بچیں ۔

(پ ۱۱ التوبۃ ۱۲۲)

آیت کے الفاظ میں ان ہر دو مفہوم کا یکساں احتمال ہے اور اس کی رو سے جہاد اور طلب علم دونوں کے لیے نکلنا مسلمانوں کے لیے فرض کفایہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔

یعنی اس کی ذمہ داری بحیثیت مجموعی سب پر عائد ہوتی ہے اور ان میں سے بعض افراد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے انجام دینا ضروری ہے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ یمیں اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے کوشاں ہوں

اللہ احکم الحاکمین قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ۔ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۰۷ پ ۲)

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

بلکہ خود اپنے اوپر انھیں ترجیح دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی ہے:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (پ ۲۸ سورۃ حشر آیت نمبر ۹)

بلکہ خود اپنے اوپر انھیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے۔

پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ تمام لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے

جیسے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری و مسلم)

لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تو ایک ہی کو سواری کے قابل پائے گا۔

یعنی آدمی تو بہت ہیں جیسے اونٹ بہت ہیں لیکن ان میں کام کا آدمی ایک آدھ ہی ہوتا ہے سو اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہی سواری و باربرداری کے قابل نکلتا ہے۔

نوٹ: اب ان حضرات سے درخواست ہے کہ مذکورہ آیات اور حدیث کی وضاحت کریں یہ پیغام آپ لوگوں کو بذریعہ ڈاک دیا گیا جواب کے لیے ایک عدد لفافہ بھی پیش خدمت ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وضاحت کریں اور تشریح کا موقع دیں۔ بندہ وضاحت کروانے کے لیے حاضر خدمت ہوا مگر انھوں نے وضاحت نہیں کی۔ ... ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض : بعض حضرات نے بندہ کی کتاب کے کاغذ کو دیکھ کر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ تم نے اچھا کاغذ لگا کر اسراف کیا ہے ؟

جواب

اسراف کے معنی ہیں بے جا خرچ کرنا ۔ اسراف کے لفظ پر بندہ نے غور و فکر کیا ہے اب بات کو بندہ واضح کرنا چاہتا ہے تاکہ بات ظاہر ہو جائے ۔

بندہ ۱۹۸۰ء میں سیالکوٹ سے گوجرانوالہ منتقل ہوا ۔ یہ سب کام کرنے کی وجوہات درج ذیل ہیں :

۱ ـــــ ایک صاحب جن کا نام محمد خالد صاحب ہے انھوں نے مجھے ایک کتاب بعنوان "تحقیق مسئلہ رفع الیدین" دوران سال ۱۹۸۰ء میں دی تھی جو رفع الیدین کرنے کے خلاف تھی جس کے خلاف میں نے قانونی کارروائی کی اور ایک کتاب "الرسائل فی تحقیق المسائل" جمع و ترتیب کرنا پڑی تاکہ مسئلہ کی حقیقت عوام الناس کے سامنے واضح ہو سکے جو کہ ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکی ہے ۔

۲ ـــــ سائل ۱۹۸۰ء میں سیالکوٹ سے گوجرانوالہ منتقل ہوا تو حضرت مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے گفتگو ہوئی اور انھیں بتایا :

شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ "ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کٹوانا جائز ہے" ۔

اس کے بعد جناب حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے جواب لکھا کہ :

" ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کٹوانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے " ۔

سات سال کی بحث کے بعد مسئلہ کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے میں نے ایک کتاب "نجات المسلمین" جمع و ترتیب کی جو کہ اوّل بار ۱۹۸۷ء میں ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی ۔

طبع دوم : نجات المسلمین ۱۹۸۸ء میں ۱۱۰۰ کی تعداد میں دوسری بار شائع ہوئی ۔

۳ ـــــ سیالکوٹ میں اوقاتِ نماز کا "دائمی جدول" شائع کیا گیا اس میں لکھا ہے کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یکم مئی کو ظہر کی نماز کا وقت ۱۵-۱ منٹ ۱ آٹھ منٹ سوا ایک بجے اور عصر کی نماز کا وقت سوا چار بجے بجے۔
- اس نظام الاوقات میں یہی لکھا گیا ہے کہ اوّل وقت نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔
- اس ٹائم ٹیبل میں نماز کا وقت تو متعین کیا گیا ہے مگر اذان کا وقت متعین نہیں کیا گیا، اور نہ ہی زوال کا وقت تحریر ہے۔ حالانکہ جب تک زوال کا وقت نہ لکھا جائے ظہر کی اذان کا وقت متعین نہیں ہو سکتا۔
- اس کے برعکس لاہور سے ایک نظام الاوقات شائع ہوا ہے جس میں یکم مئی کو ظہر اور عصر کا وقت اور ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ یکم مئی کو ظہر کی اذان کا وقت بارہ بجے اور عصر کی اذان کا وقت تین بج کر اکیس منٹ ہے۔

اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے مجھے ایک کتاب "ہلاکت سے بچنے کا راستہ" ترتیب دینا پڑی تاکہ عوام الناس کا بھلا ہو سکے جو کہ ۱۹۸۰ء میں ایک ہزار کی تعداد میں بار اوّل شائع ہوئی۔

۴۔ اس کے بعد ابوالطاہر زبیر بن محمد علی زئی حضرو ضلع اٹک نے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء کو "جرابوں پر مسح جائز ہے" نامی کا مضمون شائع کروایا۔ بندہ نے جرابوں پر مسح کے متعلق مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی تحقیق کے مطابق ایک کتاب "جرابوں پر مسح" شائع کی۔ بار اوّل ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی جس کی تعداد چار سو نوے تھی۔

۵۔ اس کے بعد جناب حافظ محمد قاسم خواجہ صاحب نے ہفت روزہ "الاسلام" لاہور مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۸ء میں داڑھی کی مقدار کا مسئلہ شائع کروایا۔
بندہ نے محمد قاسم خواجہ صاحب سے تحریری بات کی۔ جو کہ کتاب "اپیل" کے نام سے میں نے شائع کی۔ جو کہ چار سو نوے (۴۹۰) کی تعداد میں شائع ہوئی۔

کتابوں پر آنیوالی لاگت

۱۔ الرسائل فی تحقیق المسائل: کی طبع اوّل کی لاگت -/۵۱۷۵۱ روپے آئی تھی۔ اس رقم سے کل نو سو اسّی (۹۸۰) کتب تیار ہوئیں۔ جس میں میں نے اپنا وقت۔ خوراک وغیرہ کا خرچ شمار نہیں کیا۔ ہاں آنے جانے کا کرایہ شمار کیا اور طبع اوّل ۱۹۸۴ء کی قیمت -/۵ روپے فی کتاب رکھی تھی۔

ب: الرسائل فی تحقیق المسائل: طبع دوم ۱۹۸۵ء میں -/۳۵۰۰۶ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ آیا تھا جو کہ کرایہ، کاغذ، جلد بندی میں صرف ہوا تھا اور ایک سال تک فروخت ہوتی رہی، اور میں نے اپنا وقت اور کھانے کا خرچ اس میں نہیں ڈالا۔ نوسو اسی (۹۸۰) نسخے طبع ہوئے تھے، جو کہ ایک کتاب کی قیمت پچاس (۵۰/-) روپے مقرر کی تھی اور جو کوئی اس کتاب الرسائل ... ... کو فروخت کرتا تھا اس کو میں پانچ روپے رعایت دیتا تھا۔ یعنی ۵۰/- کی بجائے ۴۵/- روپے میں دیتا تھا۔

ب۔ الرسائل ... کی طبع سوم کا خرچ ۴۵۵۹۳/- روپے
اور تعداد طبع دوم جتنی تھی مگر رنگ دار ہونے کی وجہ سے خرچ زیادہ آیا۔

طبع اوّل، دوم، سوم کا کل خرچ : ۱۳۲۳۵۰/- روپے

۲۔ نجات المسلمین : طبع اوّل۔ جس پر کل خرچ ۳۶۷۹۱/- روپے ہوا، اور نوسو اکہتر (۹۷۱) کتب تیار ہوئیں۔ جو کہ بحساب ۳۵/- روپے فی کتاب فروخت ہوئی۔

طبع دوم : ۱۹۸۸ء اخرجات ۲۵۷۶۸/- روپے

طبع اوّل و دوم کا کل خرچ : ۳۶۷۹۱ + ۲۵۷۶۸ = ۶۲۵۵۹ روپے

۳۔ ہلاکت سے بچنے کا راستہ : طبع اوّل ۱۹۷۷ء کا خرچ = ۱۷۵۶۰ 〃

۴۔ جرابوں پر مسح : طبع اوّل ۱۹۸۸ء کا خرچ = ۷۲۲۶ 〃

۵ اپیل طبع اوّل ۱۹۸۹ء کا خرچ = ۶۹۳۹ 〃

گوشوارہ اخراجات

۱۔	الرسائل فی تحقیق المسائل، طبع اوّل، دوم، سوم کا کل خرچ	۱,۳۲,۳۵۰ روپے
۲۔	نجات المسلمین طبع اوّل و دوم کا کل خرچ	۶۲,۵۵۹ 〃
۳۔	ہلاکت سے بچنے کا راستہ، طبع اوّل	۱۷,۵۶۰ 〃
۴۔	جرابوں پر مسح طبع اوّل	۷,۲۲۶ 〃
۵۔	اپیل طبع 〃	۶,۹۳۹ 〃
۶۔	حساب زندگی (طبع اوّل)، ۷۔ سونے کے زیورات (طبع اوّل)	۱۲,۵۵۶ 〃
	کل میزان :	۲,۳۹,۱۹۰ 〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتابوں کی فروخت سے وصول شدہ رقم

۱۔ الرسائل فی تحقیق المسائل طبع اول ، دوم ، سوم	۱,۴۷,۰۰۰	روپے
۲۔ نجات المسلمین 〃 〃 〃	۷۶,۹۷۰	〃
۳۔ ہلاکت سے بچنے کا راستہ	۱۹,۸۰۰	〃
۴۔۵ عراقیوں پر ستم اور اپیل ۔ ۶۔۷ حساب زندگی، سونے کے زیورات	۲۷,۲۵۶	〃
میزان	۲,۷۲,۰۲۶	〃
کتابوں پر لاگت	۲,۴۹,۱۹۰	〃
بقایا	۲۲,۸۳۶	〃
کراست اللہ ولد حاجی محمد ابراہیم (۱۰,۰۰۰/-)، ضیاء اللہ کھوکھر (۳۰۰۰/-) کا قرضہ	۱۳,۰۰۰	〃
بقایا آمدن	۹,۸۳۶	〃

۱۹۸۰ء سے لے کر مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۰ء تک منافع ۔ ہر ماہ کی آمدنی ۷۸.۰۶ روپے

نوٹ: میں نے اس میں اپنے وقت اور کھانے کا خرچ شمار نہیں کیا۔

۱۔ میں نے ۱۹۸۰ء میں سیالکوٹ سے اپنا مکان بعوض ۵۲,۰۰۰ (باون ہزار) روپے فروخت کر کے شہر گوجرانوالہ میں اپنا مکان تعمیر کیا وہ بعد میں مبلغ چالیس ہزار روپے میں ایک ضرورت کے مطابق فروخت کر دیا۔ دنیا میں جب بھی کوئی کام کیا جاتا ہے اس کے لیے مالی اور جسمانی قربانی دینا پڑتی ہے اور پھر اس میں معاشی اور دیگر ضروریات کے بغیر کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔

۲۔ میں نے جب اپنے مالی وسائل خرچ کر دیئے تو میرے بیٹوں نے مجھے خرچ دینا شروع کر دیا میں ان کا حساب لکھتا رہا وہ ۶۱,۳۴۳/- روپے کی رقم بنی۔ اس کے بارے میں حدیث ہے۔

قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ — نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

اخراجات از ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جون ۱۹۹۰ء : کل میعاد ۱۰ سال ۶ ماہ

ہر ماہ کی آمدنی ۷۸.۰۶ روپے بنتی ہے بشرطیکہ (۲۱۷۶۲/-) اکیس ہزار سات سو باسٹھ روپے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کتابیں فروخت ہو جائیں۔ یہ منافع تب ہوگا۔ یہ حساب ۱۴ جون ۱۹۹۰ء کو کروایا گیا۔

ذاتی مکانات کی فروخت اور ذاتی خرچ

مکان ۱	۵۲۰۰۰ روپے
مکان ۲	۴۰۰۰۰ "
بیٹوں نے جو بطور قرض دیئے	۶۱۴۰۳ "
کل رقم	۱۵۲۴۰۳ "

بندہ کا ذاتی خرچ فی ماہ : ۱۲۱۶ روپے ۴۸ پیسے (دس سال چھ ماہ گزر چکے ہیں)

دُنیا میں آزمائش

دنیا میں اللہ تعالیٰ آزماتا ہے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (پ البقرہ ۱۵۵)

البتہ آزمائیں گے ہم ساتھ ایک چیز کے ڈر سے اور بھوک سے اور کمی مالوں کی سے اور جانوں کی سے اور پھلوں کی سے اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو۔

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ کمی مالوں سے آدمی کی آزمائش ہوتی ہے۔

لہٰذا بندہ کو ایک لاکھ ۵۲ ہزار ۴۰۳ روپے کا خسارہ جو پڑا ہے

معترضین نے اسراف سے جو معنی لیا ہے

اس کا تعلق تبذیر کے ساتھ ہے۔ تبذیر کا معنیٰ غیر حق میں خرچ کرنا ہے۔ اپنا کل مال بھی اگر راہِ اللہ تعالیٰ دے دے تو یہ تبذیر و اسراف نہیں ہے اور غیر حق میں تھوڑا سا بھی خرچ کرنا تبذیر ہے —
(تفسیر ابن کثیر)

معترضین نے یہ بھی کہا ہے کہ "ڈاکٹر صاحب کا غذ کیوں لٹکا یا ہے؟"

جواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ (پ۴ آل عمران آیت ۹۲)

یعنی تم ہرگز بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی چاہت کی چیز راہِ للہ خرچ نہ کرو۔

اور مت قصد کرو خبیث کا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۔ (پ۳ ۔ البقرہ ۲۶۷)

ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی اور زمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو۔ ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو بھی اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔

اللہ تعالیٰ خود طیب ہے وہ خبیث کو قبول نہیں کرتا۔ تم اس کے نام پر یعنی گویا اسے وہ خراب چیز دینا چاہتے ہو۔ جیسے اگر تمہیں دی جاتی تو نہ قبول کرتے پھر اللہ تعالیٰ کیسے لے لے گا ہاں مال جاتا دیکھ کر اپنے حق کے بدلے کوئی گری پڑی چیز بھی مجبور ہو کر تو لو اور بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا مجبور بھی نہیں وہ کسی حالت میں ایسی چیز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابن کثیر)

سببِ تالیف

اگر کوئی شخص غلط تحریر شائع کرتا ہے یا دین میں چیلنج کرتا ہے اس کو جواب دینا دینی اور اخلاقی فرض ہے اور جواب نہ دینا شکست تسلیم کرنا اور اسے قبول کرنے کے مترادف ہے چنانچہ بندہ خاموش نہ رہ سکا اور مذکورہ قسم کی تحریروں کا جواب دینا پڑا۔

۶۔ حسابِ زندگی

۷۔ سونے کے زیورات پہننے کا حکم

۸۔ البرہان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰ر جون ۱۹۹۰ء سے نیا حساب شروع ہوا

"حسابِ زندگی" اور "سونے کے زیورات پہننے کا حکم": ان دونوں کتابوں پر بندہ نے جو خرچ کیا ہے وہ بارہ ہزار پانچ سو چھپن روپے (-/۱۲۵۵۶) ہیں، فی کتاب بارہ روپے چھپن پیسے خرچ ہوئے۔ "حسابِ زندگی" کتاب ۵۰۰ کی تعداد میں ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی۔ اور سونے کے زیورات پہننے کا حکم" بھی ۵۰۰ کی تعداد میں ۱۹۸۹ء میں شائع ہوئی۔ جس میں بندہ نے اپنا وقت اور خوراک وغیرہ کا خرچ شمار نہیں کیا۔ ہاں آنے جانے کا کرایہ شمار کیا ہے۔

نوٹ: اب تک آٹھ کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ میں نے آج تک کسی مسئلہ کو شروع کرنے میں پہل نہیں کی۔ لیکن جب شریعت کے خلاف کوئی بات میرے سامنے آئی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر اس مسئلے کو واضح کرنے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق کوشش کی میری اس ساری کاوش کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کے سامنے حق بات لائی جائے تاکہ لوگ صحیح مسئلہ پر عمل کریں۔ اب آپ حضرات سے درخواست ہے اور مذکورہ آیات کی اور عبارت کی وضاحت کریں۔ یہ پیغام آپ لوگوں کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے جواب کے لیے ایک عدد لفافہ بھی حاضرِ خدمت ہے۔

۲۷ر نومبر ۱۹۸۹ء

محترم جناب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

عرض ہے کہ آپ کی تحریر ۱۵/۱۲/۸۹ کو مل گئی تھی شکریہ۔ آپ نے لکھا تھا کہ علماء کی مجلس میں اس کا فیصلہ کروا سکتے ہیں اور اس فیصلے کے لیے آپ نے دو علماء کے نام پیش کیے تھے۔ بندہ نے ان علماء کو کہا تھا کہ فیصلہ کریں مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ ۱۸/۱۲/۸۹

آپ سے التماس کی تھی کہ اور علماء کے نام لکھیں مگر اب تک کسی عالم کا نام پیش نہیں کیا گیا مہربانی فرما کر فیصلہ کروائیے۔ اگر بندہ سے غلطی ہو گئی ہے تو حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ	حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو میں کرتا ہوں ظالم کی مدد کیوں کر کروں، آپ نے فرمایا تو اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ ۔ ظلم سے روک، تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔ (متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

اب ہماری مدد یہ ہے کہ آپ ہمارا فیصلہ اہلِ علم سے کروائیں۔ شکریہ

نوٹ: دوبارہ آپ کی یاد دہانی کے لیے آپ کی تحریریں اور ان کے جواب ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جواب دیں۔ لفافہ حاضر خدمت ہے۔ ۱۸/۹۰

بندہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو لاہور گیا تھا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کو کہا آپ سے جو بات چل رہی تھی آپ نے دو علماء کرام کے نام لکھے۔ انھوں نے فیصلہ نہیں کیا۔ آپ کو کہا گیا تھا اور علماء کرام کے نام لکھیں تاکہ وہ فیصلہ کریں۔
حافظ صاحب نے اس بات کے جواب میں کہا: "اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں"
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
"کہ جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔"

آپ نے جو کہا ہے کہ
کاغذ اچھا لگایا یہ اسراف ہے

اس کا فیصلہ دنیا میں ہونا چاہیئے تھا۔
جواب دے کر حجت تمام کر دی جائے تاکہ یہ نہ کہہ سکے کہ میرے دوست نے نصیحت نہیں کی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث فرمایا "تاکہ لوگوں کے لیے اللہ پر رسول بھیجنے کے بعد کوئی حجت نہ رہ سکے۔" (پ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو تعاون بھی نہیں کرتے یعنی مال خرچ نہیں کرتے

جب میں بعض حضرات کو کتاب دکھاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں اسکی قیمت بہت زیادہ ہے۔

جواب : بعض لوگوں کو علم نہیں کہ مذکورہ کتاب کا سبب تالیف کیا ہے؟ مثلاً ایک آدمی کوئی تحریر شائع کرتا ہے۔ جب تک مذکورہ تحریر کا جواب نہ دیا جائے حق بات کا علم نہیں ہو سکتا۔ حق بات کو واضح کرنے کے لیے علماء کرام کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ علماء کرام کو پیغام پہنچانے کے لیے رجسٹریاں کرنی پڑتی ہیں۔ رجسٹریوں پہ مال خرچ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (القرآن)، ترجمہ: "اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو"۔ اس لیے مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر کسی عالم دین کا جواب آبھی جائے تو اس کے بعد تحقیق کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ تحقیق کرنے پر خرچ ہوتا ہے دوبارہ علماء کرام کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ تحقیق کے بعد کتاب تیار ہوتی ہے۔ کتاب کو بندہ مجبور ہو کر قرض[1] لے کر شائع کرتا ہے تاکہ حق بات ظاہر ہو جائے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں تعاون بھی نہیں کرتے یعنی مال خرچ نہیں کرتے۔ تحقیق کے لیے مال کا خرچ ہونا ضروری ہے۔ غنا دل سے ہے دولتمندی سے نہیں۔ حدیث میں ہے:

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: غنا اسباب وسامان کی زیادتی سے نہیں ہے، بلکہ غنی دل کی دولتمندی سے ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر مٹی اور جو اللہ تعالیٰ جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کر لیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

[1] نوٹ: اب بھی شیخ محمد یوسف صاحب سے ۲۰ ہزار روپے قرض لیا ہے ۲۰۔ ایک سال کیلئے۔ حدیث میں ہے حضرت بریدہ ... کہتے حضور ﷺ سے ... آپ نے ہر دن اسکے مثل ثواب ملنے کا فرمایا تھا آج دو مثل فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں جب معیاد ختم نہیں ہوئی تو مثل کا ثواب معیاد گزرنے کے بعد دو مثل کا۔ (ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال

دو شخص ایک دوسرے کو بُرا کہیں تو اس بُرا کہنے کا گناہ کس شخص پر ہوگا؟

دو شخص ایک [illegible] کس شخص پر ہوگا

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی

[illegible] اگر دو شخص ایک دوسرے

[illegible] گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے

[illegible] مظلوم جب تک

[illegible]

[illegible] ہے :

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] شخص دوسرے شخص پر فسق کی تہمت

[illegible] وہ شخص ایسا نہیں

[illegible] لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری)

[illegible] ہے :

[illegible] گناہ ایک ہے

علم [illegible] کوئی جواب نہیں دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ ... [illegible] ... نشان و نقش کیا اور نقش ... [illegible]

يُحْشَرُ ... [illegible] ... کا گناہ بھی لیا جائے گا

[illegible]

جس کا تجھے علم [illegible]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ ... [illegible] ... جس کا تجھے علم

السَّمْعَ وَالْبَصَرَ ... [illegible] ... سب سے

أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا [illegible]

بغیر علم کے باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے والا ... [illegible] ... بوجھ بھی اٹھائے گا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لِيَحْمِلُوا ... [illegible] ... دن قیامت

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ... [illegible] ... گمراہ

بِغَيْرِ ... [illegible] ... ہے

مَا يَزِرُونَ [illegible]

[illegible]

بعض لوگ ... [illegible]

کی قسمت لکھتے ... [illegible]

الفاظ ... [illegible] ... ہے

[illegible]

... [illegible] ... لکھیں

کا بوجھ بھی اٹھانا ... [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دولت مندوں کے لیے لمحۂ فکریہ

سوال: کیا دین کی اشاعت صرف کتاب کو جمع و ترتیب دینے والے کا فرض ہے یا دیگر لوگوں کا بھی؟

جو لوگ کتاب کو جمع و ترتیب دینے والے کا مالی تعاون نہیں کرتے۔ ان کے متعلق قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے؟ وَاَجْرُکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ۔

سائل: عبدالحلیم ساکن جرپال براستہ ظفروال۔ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۹ء

جواب

دین کی اشاعت سب پر لازم ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔	سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھامے رہو۔

(پ ۴۔ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۳)

مال داروں پر اس کی مدد کرنا ضروری ہے اسکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ۔ (پ۱۰ الانفال ۷۲)	اور اگر مدد چاہے تم سے بیچ دین کے پس اوپر تمہارے ہے مدد کرنا۔

اشاعت کے لیے مالی تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (پ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۴۱)	اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔

دنیا میں جب بھی کوئی کام کیا جاتا ہے اس کیلئے مالی اور جسمانی قربانی دینا پڑتی ہے اور پھر اس میں معاشی اور دیگر ضروریات کے بغیر کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ (پ۶ المائدہ ۲)	نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (پ۲۶ سورۃ محمد آیت ۷)

اگر تم اس کے دین کی نصرت و تائید کا کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تم کو اپنی نصرت و تائید سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۔ (پ۲۸ سورۃ صف آیت ۱۴)

مسلمانوں کو خوشخبری سنا دے۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار بنے رہو۔ جیسے مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا کہ اللہ کی طرف ہو کر کون میری مدد کرتا ہے؟ حواریوں نے کہا ہم حاضر ہیں اللہ کے دین کی مدد کرنے کو۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ (پ۴ سورۃ آل عمران ۱۱۰)

تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے۔

مالداروں کا حق تھا کہ مال خرچ کریں انکے مال میں حصہ تھا انھوں نے خرچ نہیں کیا، انکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

اور جن کے مالوں میں حصہ ہے مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا۔

(پ ۲۹ سورۃ المعارج آیت ۲۴، ۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں،

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (پ۴، آل عمران آیت ۱۸۰)

جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت ہی بدتر ہے۔ عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قارون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ (پ۲۰، القصص آیت ۷۷)

اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی سلوک کرتا رہ۔

مگر اس نے حق ادا نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ (پ۲۰ القصص آیت ۸۱)

آخر کار ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔

اگر مالداروں نے مدد نہ کی تو اس کے بارہ میں اللہ کا فرمان

إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (پ۱۰ الانفال، آیت ۷۳)

اگر نہ کرو گے مسلمانوں اس کام کو تو ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ

موسیٰ نے دعا کی اے ہمارے مالک تو ہی نے فرعون اور اس کی (قوم کے) سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت کا سامان جیسے سواریاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا وَرَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ (پ۱۱، سورہ یونس آیت ۸۸)

لباس ہتھیار وغیرہ اور مال و دولت دے رکھا ہے اس لیے دیا ہے کہ وہ تیری (سچی) راہ سے (لوگوں کو) بھٹکا دیں۔ اے ہمارے مالک ان کے مال کو ملیامیٹ (تباہ و برباد) کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے وہ ایمان نہ لائیں جب تک تکلیف کا عذاب نہ دیکھ لیں۔

دنیا اور آخرت میں عذاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا:

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (پ۱۰، توبہ آیت ۳۹)

اگر نہ نکلو گے عذاب کرے گا تم کو عذاب دردناک اور بدل دے گا قوم سوائے تمہارے اور نہ نقصان دے سکو گے اس کو کچھ بھی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

غازی مجاہد کے اہل و عیال کی خبرگیری نہ کرنے والوں کے بارے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ (مشکوٰۃ، کتاب الجہاد فصل ثانی صفحہ ۳۳۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد کرنے والوں کا سامان درست کیا اور نہ مجاہدین کے اہل و عیال کی خبرگیری کی اس کو قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی سخت مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ادا نہیں کیا ... ؟

06883

06889

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible] روک دیے گئے

[illegible] کی قسمت

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ
[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] خطبہ سنایا جس میں فرمانے لگے
[illegible] کوئی شخص ہے ؟ کسی نے جواب
[illegible] فرمایا ۔ پھر سب خاموش رہے
[illegible] کہ میاں فلاں قبیلے میں سے
[illegible] ایک صاحب بولے کہ
[illegible] آپ نے فرمایا پہلی
[illegible] جواب نہ دیا ؟ میں کوئی بڑی
[illegible] والا تھا [illegible] سے
[illegible] سے کچھ قرض تھا اور
[illegible] تھے میں نے انہیں دیکھا کہ
[illegible] پر روک دیے گئے ہیں
[illegible] کے پینے والے
[illegible] قید میں رہنے دو یہ کہکر
[illegible] تو نہ میرے ذمے
[illegible] آپ نے فرمایا میں اب دیکھ
[illegible] اسکے پاس سے ہٹ گئے سب
[illegible] باقی نہیں رہا جو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا تم نے اُس شخص کے حال پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیمؑ سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیمؑ کا رب کون ہے؟ اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی جب ابراہیمؑ نے کہا کہ "میرا رب وہ ہے جسکے اختیار میں زندگی اور موت ہے۔" تو اس نے جواب دیا "زندگی اور موت میرے اختیار میں ہے۔" ابراہیمؑ نے کہا: "اچھا اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو ذرا اُسے مغرب سے نکال لا۔" یہ سُن کر وہ منکرِ حق ششدر (حیران) رہ گیا۔ (پ۳، سورۃ البقرہ آیت ۲۵۸)

مُناظرے یا مُباہلے کے لیے تیّار ہو جاؤ

پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصے میں بعد اسکے کہ آچکی تیرے پاس خبر سچی، تو تو کہدے آؤ بلادیں ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی اُن پر کہ جو جھوٹے ہیں۔

[illegible]

(پ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶۱)